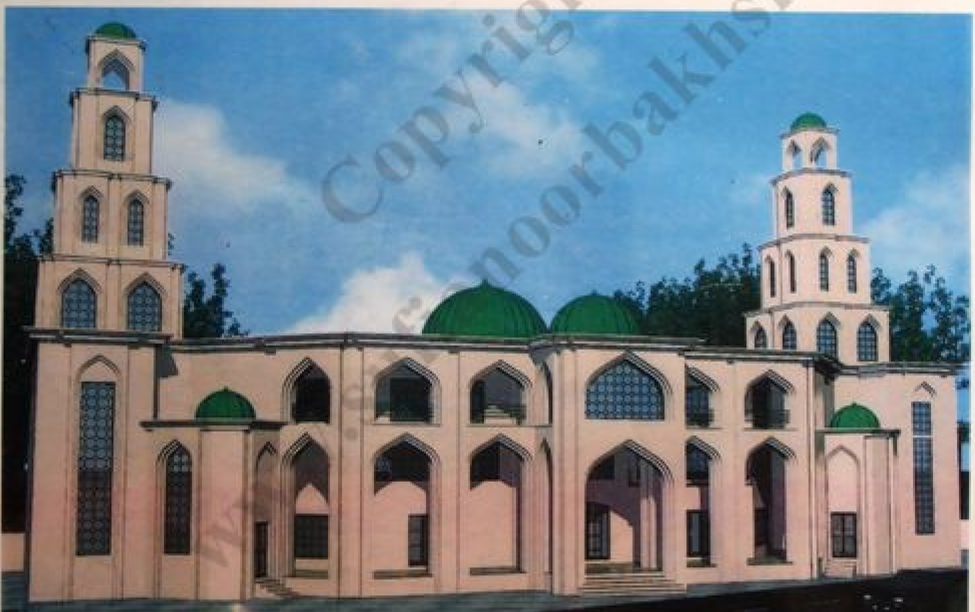
ماہنامہ

نوائے صوفیہ

انٹرنیشنل

اسلام آباد

شمارہ نمبر: ۱۰۳	قیمت : -/۳۵ روپے	جنوری ۲۰۱۰



جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد کا مجوزہ نقشہ

حضرت معروف کرخی رح

شکور علی انور

شواہد سے عیاں معروف کرخی
ہدایت کا نشاں معروف کرخی

تصوف کی فضا معمور جس سے
شریعت کی زباں معروف کرخی

اطاعت، عاجزی، عرفاں، ریاضت
طریقت میں جواں معروف کرخی

معارف کے رموز ان کو ہیں ازبر
حقیقت کا بیاں معروف کرخی

ہے نسبت آپ کو موسیٰ رضا سے
اطاعت کا نشاں معروف کرخی

نشانِ عشقِ حق، عاشق، ندامت
وہ جس کا [illegible] معروف کرخی

وہ اپنے دور کا قطبِ زماں تھے
امامِ عارفاں معروف کرخی

ثبات و عزم و ہمت کے [illegible] تھے
وہ میرِ کارواں معروف کرخی

تجھے انورؔ جو سمجھے تو بہت ہے
مریدِ ناتواں معروف کرخی

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

شمارہ : 103 | جنوری 2010ء | قیمت 35 روپے

مدیر

ابو العرفان علامہ محمد بشیر

کمپوز کاری اور ڈیزائن کاری

تصوف نیشنل لائبریری علی پور اسلام آباد

اہتمام

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان

پتہ

A-358 سیکٹر G-6/1-1 اسلام آباد پاکستان

ای میل : nawaesufia_intl@yahoo.com

نیا اکاؤنٹ نمبر

چیک ڈرافٹ بنام ماہنامہ نوائے صوفیہ اکاؤنٹ نمبر 8-1773-010،

UBL سیکریٹریٹ برانچ، اسلام آباد

ایڈیٹر اینڈ پبلشر ایم بشیر نے انٹر گرافک پرنٹرز آئی نائن فور، اسلام آباد سے چھپوا کر دفتر نوائے صوفیہ A-358، G-6/1-1، اسلام آباد سے شائع کیا۔

فہرستِ مضامین

نام مضمون .... صفحہ نمبر

اداریہ

تفکّر و تذکّر

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

انسانی دنیا میں مختلف قسم کے خیالات اور اوصاف کے حامل افراد پائے جاتے ہیں۔ ہر فرد بشر کی چاہت دوسروں سے مختلف ہوتی ہے۔ انسان کو رب العالمین نے عقل عطا فرمائی ہے۔ عقل کی وجہ سے وہ بے عقل مخلوق سے ممتاز قرار پاتا ہے۔ مگر نفس عقل کافی نہیں ہوا کرتی۔ انسان کو کامیاب فرد بشر ہونے کے لیے عقل سلیم کا حامل ہونا ضروری ہوتا ہے۔ جب انسان عقل سلیم کا حامل ہو تو وہ ہر وقت عقل سلیم کے تقاضے کے مطابق دنیا میں قدم بڑھاتا پھرتا ہے۔ عقل سلیم کے تقاضے کے مطابق حرکت پذیر رہنے کی وجہ سے وہ ہر کام میں سرخرو ہو کر نکلنے والا فرد بشر قرار پاتا ہے۔ وہ کوئی ایسا کام کرنا پسند نہیں کرتا جس کے نتیجے میں اسے سرخرو ہو کر نکلنا امر محال بنے۔ دنیوی زندگی میں دنیا داروں کے لیے یہی کچھ کافی ہے۔ وہ چند روزہ زندگی کے لمحات ہر قسم کے انجام سے بے نیاز ہو کر گزار لیا کرتے ہیں۔ فقط دنیوی زندگی سے چمٹ کر رہنے کی وجہ سے اخروی زندگی کا تصور ان کے ہاں اجنبی ہے۔ ہم چونکہ ایک خاص دنیا کے باشندے ہیں جسے اسلامی دنیا کہتے ہیں۔ اس لیے ہم اسلامی دنیا کے شہری ٹھہرتے ہیں۔

اسلامی دنیا کے شہریوں کو کامیاب زندگی گزارنے کے لیے ایک خاص معیار پر اترنے کی ضرورت ہے۔ وہ خاص معیار رب العلمین کے نزدیک قابل قبول دین کو اپنانا ہے۔ رب العالمین نے قرآن مجید میں صاف فرمایا ہے کہ: ''اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ''

جناب امیرؑ کے فرمان گرامی "اَلْمُزَیِّنُ لَكَ مَعْصِیَةَ اللّٰهِ" پر غور کرو، کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور کہاں کا راستہ اختیار کر رہے ہیں۔ راستہ ہے ناری کا اور ہم اُسے نوری کا راستہ قرار دینے کی سنگین غلطی پر نازاں نظر آتے ہیں۔

اس کی تاکید اور اہمیت کے بارے میں دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے ''وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ'' دین اسلام کو اپنانے والے مسلمان کہلاتے ہیں۔ مسلمان بھی آج کل مختلف مکاتب فکر میں بٹے ہوئے ہیں۔ ہم جس مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں وہ صوفیہ نوربخشیہ ہے۔

اخلاص کی اہمیت:

رب العالمین نے عبادت گزاری کے لیے اخلاص کی شرط عائد کر رکھی ہے۔ ارشاد ربانی ہے ''وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ'' یعنی لوگوں کو مائل بحق ہو کر دین کو اللہ کے لیے خالص بنانے کی حالت میں صرف اس کی عبادت کا حکم دیا گیا ہے۔

چنانچہ شریعت محمدیہؐ میں اخلاص کو جسم نماز کے لیے حیات کا درجہ دیا گیا ہے گویا اخلاص کے فقدان کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز ایک قسم کا بے جان جسم قرار پاتی ہے۔ لہذا ہمیں ضروری ہے کہ غفلت کی نیند سے بیدار ہو کر قوم کے لیے حقیقی رہبر بنے رہنے کو شعار بنائیں اور بُرے ساتھی کا مصداق نہ بنیں۔

مولائے متقیان امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ مولا! بُرا ساتھی کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اَلْمُزَیِّنُ لَكَ مَعْصِیَةَ اللّٰهِ'' یعنی بُرا ساتھی وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی

باقی صفحہ نمبر 30 پر

فقہ اسلامی

مجموعہ شریعت محمدیہ

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

واما الجمع بلا قصر فيجوز في وتواضع كثيرة كالمرضى واكوحل والشواغل الضرورية والسفر البعيد والقريب وغيره والمقصر ان فيجو بمتمم يجوز له الاتمام ويجوز له القصر والسلام قبل الامام في اخر ركعتيه.

ترجمہ: قصر کے بغیر بھی دو نمازوں کو ملا کر پڑھنا بہت سی صورتوں میں جائز ہے۔ بیماری کی حالت، بارش کی کثرت، راستے کا کیچڑ ہی کیچڑ، ضروری ضروری کام، دور کا سفر اور نزدیک کا سفر اور دیگر مشکل صورتیں۔ قصر کرنے والا اگر اتمام کرنے والے کا مقتدی بن جائے تو اس کے لیے اتمام کرنا بھی جائز، قصر کرنا بھی جائز اور اپنی دونوں رکعتوں کے اختتام پر امام سے پہلے سلام پھیرنا بھی جائز ہے۔

وضاحت:

مذکورہ عبارتوں میں قصر کے بغیر بھی جمع بین الصلوتین کی صورتوں کی نشاندہی کی گئی ہیں جو یہ ہیں۔ ۱) بیماری کی حالت، ۲) بارش، ۳) کیچڑ ہی کیچڑ، ۴) ضروری ضروری کام، ۵) دور اور نزدیک کا سفر اور ۶) دیگر رکاوٹیں۔

تفصیل وضاحت:

۱) **بیماری کی حالت:** اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز گزار کسی شدید مرض میں مبتلا ہو، وہ اطمینان کے ساتھ نماز کی بجا آوری میں وقت مخصوص پر اکتفانہ کر سکتا ہو بلکہ اس کی حالت وقت مشترک کا تقاضا کرتی ہو تو اس کے لیے دو نمازوں کو قصر کیے بغیر بھی ملا کر پڑھنا شرعاً روا ٹھہرتا ہو۔

۲) **بارش:** اس کا مطلب یہ ہے کہ موسلا دھار بارش کی وجہ سے نماز گزار کا اپنی رہائش گاہ سے نکل کر راستہ چلنا دشوار ہو تو وہ اپنی رہائش میں بیٹھے بیٹھے وقت مشترک کی سہولت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس کے لیے شرعاً ایسا کرنا روا ٹھہرتا ہے۔

۳) **کیچڑ ہی کیچڑ:** اس کا مطلب یہ ہے کہ پاک راستہ میسر نہ آئے۔ بارش کے بغیر بھی دیگر اسباب کی وجہ سے کیچڑ ہی کیچڑ کا سماں ہو اور نماز گزار کا اس سے بچ کر نکلنا سخت دشوار ہو نیز وہ شرعاً معلوات سے تجاوز کر گیا ہو تو اس صورت میں نماز گزار کے لیے وقت مشترک کی سہولت سے فائدہ اٹھانا شرعاً جائز ٹھہرتا ہے۔

انتباہ!!!
اهل صوفیه نوربخشیه کے لیے ضروری هے که وه کسی قسم کے ممنوع عذر شرعی کے بغیر همیشه وقت مشترک کو اختیار کرتے رهنے کا رجحان ترک کریں۔

۴) **ضروری ضروری کام:** اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز گزار کو کچھ ایسے ضروری کام کا سامنا ہو کہ وہ وقت مخصوص پر اکتفانہ کر سکتا ہو، عدیم الفرصتی سے چھٹکارا نہ مل سکتا ہو تو وہ دو نمازوں کو قصر کیے بغیر بھی ملا کر پڑھ سکتا ہے ایسا کرنا شرعاً اس کے لیے روا ٹھہرتا ہے۔

۵) **دور اور نزدیک کا سفر:** اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز گزار کو سفر سے واسطہ پڑا ہو، خواہ دور کا سفر ہو خواہ نزدیک کا سفر ہو۔ اس کے لیے وقت مخصوص پر اکتفا کرنا بڑا دشوار کام ہو، لہذا ایسا نماز گزار وقت مشترک کی سہولت سے شرعاً فائدہ اٹھا سکتا ہے اور دو نمازوں کو ملا کر پڑھنا اس کے لیے شرعاً جائز ٹھہرتا ہے۔

باقی صفحہ نمبر 19 پر

تصوف

انقلاب تصور دین اور فقر، فکر اقبال کی روشنی میں

عبدالحلیم شبیری تھلوی گلگت

اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی تعداد سوا ارب سے زائد ہے۔ پچاس سے زائد آزاد اسلامی مملکتیں قائم ہیں اور رب کریم غفور رحیم نے انہیں دنیاوی مال ومتاع اور وسائل رزق کی فراوانی بھی عطا فرمائی ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت ارکان دین، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کو لازم پکڑے ہوئے ہے۔ سینکڑوں تبلیغی و اصلاحی جماعتیں اور اسلامی تحریکیں اپنے کروڑوں ہمنواؤں سمیت مصروف تگ وتاز ہیں مگر بایں ہمہ روئے زمین پر کہیں اسلام غالب نظر نہیں آتا اور دنیا میں مسلمانوں سے بڑھ کر مجبور ومغلوب کوئی نہیں۔ مسلمانوں کی ابتری و بے حسی کا یہ عالم ہے کہ آج کل اپنے آپ کو مسلمان کہلانا بھی گوارا نہیں کرتے حالانکہ علامہ محمد اقبال فرماتے ہیں۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہوکر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہوکر

قرن اولی میں من حیث القوم لوگ اپنے آپ کو دائرہ مسلمانی میں رہنا اور مسلم کہلانا باعث فخر سمجھتے تھے۔ مگر آج اس معزز قوم کی حالت زار یہ ہے۔ پچھلے دنوں روزنامہ ایکسپریس میں ایک کالم چھپا تھا جس میں تحریر تھا کہ آج کل اسلامی ملک میں ہوتے ہوئے مسلمانوں کی بے راہ روی اور کسمپرسی کا یہ عالم ہے کہ 10% طلبا اپنے آپ کو مسلمان کہلانا ہی پسند نہیں کرتے بلکہ وحدانیت کے قائل نہیں۔ 20% وحدانیت کے قائل تو ہیں لیکن ارکان اسلام سے بالکل ناواقف ہیں اور 20% لوگ ارکان اسلام کے قائل اور واقفیت رکھتے ہیں۔ مگر ان احکام شریعت کی بالکل پاسداری و پابندی نہیں کرتے اور 30% مسلمان بین الماء والطین اٹکے ہوئے ہیں جب جی چاہا جب مشکل وقت پیش آیا خدا کو یاد کیا اور جب مشکل وقت ٹل گیا ساتھ اپنے ذات کو بھی بھلا دیا اور ان میں سے صرف 20% احکام شریعت نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کی مکمل پاسداری کرتے ہیں۔ اور عمل پیرا رہنے کی اغیار کو بھی نصیحت کرتے رہتے ہیں۔ تو آج مسلمانوں کی دین سے بیزاری، ابتری، بے حسی، کسمپرسی کی حالت زار اقوام عالم سے ڈھکی چھپی نہیں کہیں بھی مسلمان غالب وحاکم نظر نہیں آتا۔

اقبال کے نزدیک خدا اس مومن سے کوئی سروکار نہیں رکھتا جو اپنے بدن میں جان بیدار نہیں رکھتا، ہمارا وجود جن خصوصیات اور صفات کا مرہون ہے وہ ہم میں مفقود ہیں۔

فلسطین، کشمیر، صومالیہ، بوسینا اور چیچنیا وغیرہ میں کفر کے ہاتھوں مسلمانوں کا جینا دوبھر ہے تو نام نہاد اسلامی ممالک میں کفر کے ایجنٹ منافق حکمرانوں نے اہل ایمان کی زندگیاں اجیرن کردی ہیں۔

دریں حالات ہر درد مند مسلمان کے دل و دماغ میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہے؟ نماز، روزہ، قربانی، زکوٰۃ، حج اور صدقات جملہ فرائض دین بجالانے کے باوجود مسلمان کیوں نامراد و ذلیل وخوار ہیں۔ اسلام کیوں مغلوب ہے؟ کتاب ہدایت قرآن ہمارے پاس موجود ہے ہم شب و روز اسی کی تلاوت کرتے ہیں احادیث نبویؐ کے بیش بہا خزانے ہمارے پاس ہیں۔ اور زندگی کے سنہرے اصول ہماری زبان کا ورد خاص ہیں۔ پیدا ہونے سے مرنے تک کی تمام رسمیں اسلامی طریقوں سے سرانجام دیتے ہیں۔ مگر ہمارا آنے والا ہر روز گذرے ہوئے دن سے بدتر ہوتا جارہا ہے۔ دین و ملت کا زوال روز افزوں ہے۔ آخر اس کا کیا سبب ہے؟

آیئے اس سوال کا جواب شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ سے پوچھتے ہیں کہ دانائے راز بھی ہیں اور حکیم الامت بھی ترجمان حقیقت بھی۔ علوم قدیم اور جدید کے حسین امتزاج اور عقل و وجدان کی آمیزش کے ساتھ ساتھ نگاہ مرشد کے فیضان نے ان کے افکار وکلام میں وہ اعجاز بھر دیا ہے کہ ان کا حرف ایمان افروز اور لفظ انقلاب انگیز ہے۔

آیئے! میکدۂ اقبال سے محبت و معرفت کے دو جام پی کر عذاب دانش حاضر سے نجات کی راہ ڈھونڈتے ہیں اور آبروئے دین و ملت کا سامان تلاشتے ہیں۔ منزل کا سراغ پاکر سوئے منزل گامزن ہونے سے قبل علامہ کے افکار کی روشنی میں اپنے آپ کو پہچاننا اور اپنی حیثیت کا تعین کرنا ازحد ضروری ہے۔ علامہ نے ہماری حالت زار کا رونا روتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

محبت کا جنوں باقی نہیں ہے	مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے
صفیں کج دل پریشان سجدہ بے ذوق	کہ جذب اندروں باقی نہیں ہے

انہوں نے ہمیں خبردار کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

ترا من روح سے ناآشنا ہے	عجب کیا آہ تیری نارسا ہے
تن بے روح سے بیزار ہے حق	خدائے زندہ زندوں کا خدا ہے

اقبال کے نزدیک خدا اس مومن سے کوئی سروکار نہیں رکھتا جو اپنے بدن میں جان بیدار نہیں رکھتا۔ ہمارا وجود جن خصوصیات اور صفات کا مرہون منت ہے وہ ہم میں مفقود ہیں۔ اس لیے ہم 'ہرچند کہیں کہ ہے نہیں ہے' کا مصداق ٹھہرتے ہیں۔

رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے	وہ دل وہ آرزو باقی نہیں ہے
نماز و روزہ قربانی و حج	یہ سب باقی ہیں تو باقی نہیں ہے

اگرچہ ہم سید عرب وعجم سرور کائنات عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کہلاتے ہیں بظاہر حامل قرآن حامل شریعت نظر آتے ہیں مگر حقیقت سے دور اور روح سے خالی ہیں۔ ہماری نماز، نماز نہیں، ہمارا حج، حج نہیں، ہماری زکوٰۃ، زکوٰۃ نہیں اور ہمارا روزہ، روزہ نہیں ہے۔ ہم نماز تو پڑھتے ہیں مگر فحش اور منکرات سے نہیں رُکتے۔ روزہ رکھتے ہیں مگر ضبط نفس کی بجائے نفس پروری میں اضافہ کر لیتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں مگر قومی افلاس اور احتیاج دور کرنے کی بجائے مزید ہوا دیتے ہیں۔ ہمارا حج وحدت فکر و نظر پیدا کرنے کی بجائے نفاق اور انتشار کو مزید برانگیختہ کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری تمام عبادات نمائشی اور بے روح ہیں صوم صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ محض رسوم و رواج بن کر رہ گئے ہیں۔ رسم اذان رہ گئی، روح بلالی نہ رہی، فلسفہ رہ گیا، تلقین غزالی نہ رہی۔ ارکان دین، کلمہ، توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اسلام کی بنیاد ہیں۔

علامہ موصوف ہمیں اسرار خودی میں ان ارکان دین کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہیں۔ مگر ارکان دین کی روح سے آشنائی حاصل کرنے سے قبل مرض ملت کی تشخیص اور مسلمانوں کی کمزوری کا سبب جاننا چاہیے۔ مخبر صادق حضور اکرم نبی مجسم نور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے غلاموں کو چودہ سو صدی قبل اس موذی مرض سے خبردار کردیا ہے۔

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضور نبیؐ نے ارشاد فرمایا۔ وہ وقت قریب ہے جب قومیں جمع ہوکر تم پر ٹوٹ پڑے گی جس طرح لوگ دسترخوان پر کھانا کھا کر دسترخوان کو صاف کر جاتے ہیں۔ کسی نے عرض کیا یارسول اللہ فدا یا امی وابی کیا ہم اس وقت اتنے قلیل ہوں گے۔

باقی صفحہ نمبر 24 پر

اہل بیت

عرفانِ صادق

ناجی مناجی

حفظ و رعایتِ قلب:

قال الصادق ؑ من رعی قلبه عن الغفلة و نسه عن الشهوة و عقله عن الجهل فقد دخل فی دیوان المتنبهین ثم من رعی علمه عن الهوی و دینه عن البدعة و ماله عن الحرام فهو من جملة الصالحین.

قال رسول الله صلی الله علیه وآله: طلب العلم فریضة ؐ علی کل مسلم و مسلمة، و هو علم الانفس، فیجب ان یکون نفس المؤمن علی کل حال فی شکر او عذر، علی معنی ان قبل ففضل ؐ و ان رد فعدل ؐ، و تطالع الحرکات فی الطاعات بالتوفیق (ای یعتقد بطریق الیقین) و تطالع السکون عن المعاصی بالعصمة

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی اپنے دل کو غفلت سے، اپنے نفس کو شہوت سے اور اپنی عقل کو جہالت سے بچائے وہ خود آگاہ اور خبردار لوگوں کے گروہ میں داخل ہوگا۔ پھر جو کوئی اپنے علم و دانش کو ہوا و ہوس سے، اپنے دین و آئین کو بدعات اور خود ساختہ عقائد سے، اور اپنے مال کو حرام سے بچائے اس کا شمار گروہِ صالحین میں ہوگا۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ علم حاصل کرنا ہر مسلم مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اور اس علم سے مراد وہ علوم ہیں جو تربیت و تکمیلِ نفس سے متعلق ہیں۔ پس ہر فردِ مومن کے لیے واجب ہے کہ وہ ہر حال میں شکر کرے اور جب اپنے قصور اور گناہوں کی طرف توجہ کرے تو اپنے پروردگار کے حضور عذر خواہی کرے۔ کیونکہ اگر خداوند تعالیٰ اس کے حال پر انعام کرے تو یہ اس کے فضل و کرم کا نتیجہ ہے اور اگر خداوندِ کریم اسے رد کرے تو اس کے عدل کا شاخسانہ ہے۔ اور لازم ہے کہ جانے کہ اس کے تمام اعمالِ خیر توفیقِ خداوندی کا نتیجہ ہیں اور اس کا گناہ و عصیاں سے محفوظ رہنا اور اعمالِ قبیحہ سے دور رہنا بھی پروردگار کی حفاظت فرمانے اور بچانے کا نتیجہ ہیں۔

علم حاصل کرنا ہر مسلم مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اور اس علم سے مراد وہ علوم ہیں جو تربیت و تکمیلِ نفس سے متعلق ہیں۔

و قوام ذالك كله بالافتقار الی الله تعالی و الاضطرار الیه و الخشوع و الخضوع و مفتاحها الانابة الی الله تعالی مع قصر الأمل، بدوام ذکر الموت و عیان الوقوف بین یدی الجبار، لأن فی ذلك راحةً من الحبس و نجاةً من العدو و سلامة النفس و سبب الاخلاص فی الطاعات التوفیق وأصل ذلك ان یرد العمر الی یوم واحد، قال رسول الله ؐ الدنیا ساعة فاجعلها طاعة و باب ذالك كله ملازمة الخلوة بمداومة الفکر و سبب الخلوة القناعة و ترك الفضول من المعاش و سبب الفکر الفراغ و عماد الفراغ الزهد، و تمام الزهد التقوی، و باب القوی الخشیة، و دلیل الخشیة التعظیم لله و التمسك بخالص طاعته فی أوامره و الخوف و الحذر مع الوقوف

باقی صفحہ نمبر 22 پر

نوربخشیات

تعارف صوفیہ نوربخشیہ

مولانا شکور علی انور، فاضل عربی۔ ایم اے۔ بی ایڈ

استمداد کا مسئلہ:

اہل توحید و ایمان کا یہ ایمان اور عقیدہ ہے کہ تمام امور کا حقیقی مالک اور مرجع خدائے یکتا پروردگار دو جہاں ہی ہیں۔ وہی عبادت وستائش اور امانت ویاری کے کامل جہات کا مستحق ہے۔ وہی ذات تمام صفات عالیہ اور کمالات فاضلہ کا منبع و مرکز ہے۔ اسی کے در پر تمام انبیاء و اولیاء اور علماء وصلحاء کی جولیاں پھیلیں اور اسی کے آستان عظمت کے سامنے سب کی جبیں نیاز سجدہ ریز ہوگئی۔ روح وملک اسی کے تسبیح خواں ہیں۔ زمین و آسمان، کوہ وصحرا، چشمہ و دریا، چرند و پرند، حوش و درند، نبادات و جمادات، آفتاب و ماہتاب، سیارے وستارے اور بھی جاندار و ارواح اسی کے خدی خواں اسی کے سامنے مجبور و لاچار ہیں۔ اور وہی حقیقی معنوں میں مدد اور یاری کی صلاحیتوں سے معمور اور سب کا ملجا و ماوی ہے۔ یہی وجہ ہے عارفوں نے اپنی نماز میں اظہار فرمادیا کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیری بندگی کا کمر بند جان پر باندھ لیتے ہیں پھر توفیق وعنایت کی مدد کے طلبگار ہوتے ہیں۔ اور بلبل زباں 'ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں' کی نغمہ سرائی کرنے لگتا ہے پس اس پر جبروت کے پردے اٹھ کر بشریت کی پستی میں ترقی کی معراج نصیب ہوتی ہے۔ اور بیعت کی کشش ان کی جان کے فضائل کو اٹھالیتی ہے۔ پھر وہ ہدایت راہ کی دعا کرتے ہیں۔

اہل توحید وایمان کا یہ عقیدہ ہے کہ تمام امور کا حقیقی مالک اور مرجع خدائے یکتا پروردگار دو جہاں ہی ہیں۔ وہی عبادت وستائش اور امانت ویاری کی کامل جہات کا حامل ہے۔ وہی ذات تمام صفات عالیہ اور کمالات فاضلہ کا منبع و مرکز ہے۔

تاہم ان اعتبارات کے سامنے ہمیں کہنا پڑتا ہے۔ کہ استمداد کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔

ا۔ استمداد حقیقی ۲۔ استمداد مجازی

ا۔ استمداد حقیقی:

یعنی حقیقت میں خدا تعالی سے مدد اور اعانت کا طلبگار ہونا ہے۔ خالق اور مالک حقیقی ہونے کے ناطے اسی کے در سے منسلک رہنا اور بندگی کے تمام لوازمات کو ادا کرنا ہے۔ بدنا روحا ظاھرا باطنا یہی عمل بندوں کو زیب دیتا ہے۔ اس لیے صوفیہ نوربخشیہ اہل دل حقیقی اظہار محبت و تعلق کے خدا کے ساتھ ہونے کا یوں اظہار کرتے ہیں۔ اور دعائے تہجد میں رب تعالی کی عظمت و جبروت اور جلالت وکبریا کی مدح سرائی کرتے ہوئے حاجتمندانہ استدعا کرتے ہوئے آخر میں یوں دعا کی جاتی ہے۔

واسالک مسئلة البائس المسکین وادعوک دعاء الفقیر الذلیل فلا تجعلنی بدعائک رب شقیا وکن لی ربی رؤفا رحیما یا خیرالمسؤلین یا اکرم المعطین برحمتک یا ارحم الراحمین.

اے اللہ! میں تجھ سے ایک بے کس تنگدست کی مانند درخواست گزار ہوں۔ اور ذلت کے شکار فقیر کی طرح تجھ کو پکارتا ہوں۔ اے مرے پالنہار مجھ کو تجھے پکارنے پر نامراد نہ بنا۔ میرے رب میرے لیے

شفقت اور رحم کے ساتھ کام مقرر فرما اے سب سے زیادہ بہتر درخواست گیرندہ اے سب سے زیادہ نصیحت عطا کرنے والے اے سب سے زیادہ رحم والے ہمیں تیری رحمت کا سہارا ہے (دعوت صوفیہ نوربخشیہ)۔ اور پھر دیکھئے اہل صوفیہ انتہائی حسرت وتمناؤں کے ساتھ اشک ریز آنکھوں سے استدعا کرتے ہیں۔ اور اوراد فتحیہ میں خدائے کارساز کے سامنے دعا کرتے ہیں۔ اللھم انی انزل بک حاجتی وان قصر عنه رائی وضعف عنه عملی والفتقرت انی رحمتک واسالک یا قاضی الامور ویا شافی الصدور کما تجیر نی من البحور ان تجیرنی من عذاب السعیر ومن دعوة الثبور و من فتنة القبور۔

پروردگار میں تیری درگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں۔ اگرچہ اسے پیش کرنے سے میری ہمت قاصر ہے۔ اور میرا عملی پہلو کمزور ہے۔ میں تیری رحمت کا حاجت مند ہوں۔ اے کاموں کے پورا کرنے والے! اے دلوں کو شفا دینے والے! جیسا کہ مجھ کو غموں سے پناہ دیتا رہا ہے ایسا ہی میری درخواست ہے کہ مجھے دوزخ کے عذاب، ہلاکت کو پکارنے اور قبر کے عذاب سے اپنی پناہ میں رکھ (دعوت صوفیہ نوربخشیہ)۔

ایسے ہی خدا کے حقیقی کارساز اور حقیقی مددگار ہونے کے اقرار ان الفاظ سے کرتے ہیں۔

لا اله الا الله ولا نعبداه ایاه لا اله الا الله حقاً حقاً۔

اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور ہم صرف اسی کی پرستش کرتے ہیں۔ اور وہی عبادت کے لائق ہے۔ برحق معبود وہی ہے برحق معبود وہی ہے۔

دوسری جگہ ان کلمات سے اقرار ربوبیت کرتے ہیں۔ جو مددگاروں کا بہترین مددگار ہے۔ لا اله الا الله خیر الناصرین۔

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی سب سے بہتر مددگار ہے۔ یہاں سے واضح ہوتا ہے۔ مددگار حقیقی کے علاوہ بھی کوئی مددگار موجود ہے جو بندوں کے حق میں کام کرنے والے واقعات کے پیش نظر حسب ضرورت مددگاری کر سکتے ہیں۔ اس کے باوجود مسلمانوں کا یہ اظہار ہوتا ہے اور اہل صوفیہ نوربخشیہ ہر صبح اقرار کرتے ہیں۔ اصبحنا علی فطرة الاسلام وکلمة الاخلاص وعلی دین نبینا محمد صلی الله علیه وآله وسلم وعلی ملة ابینا ابراهیم حنیفا مسلماو وما کان من المشرکین (دعوت صوفیہ نوربخشیہ)۔

ہم اسلامی فطرت کلمہ اخلاص اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر برقرار رہتے ہوئے وقت صبح میں داخل ہوتے ہیں۔ نیز ہم اپنے روحانی بزرگوار باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر رہتے ہوئے وقت صبح میں آئے ہیں۔ جو ہمیشہ مائل بحق اور حکم خدا پر سر تسلیم خم کرنے والے تھے۔ اور شرک پسندوں میں سے نہیں تھے۔

۲۔ استمداد مجازی:

استمداد عام طور پر جو انسانی تصور میں موجود ہے وہ ایک انسان کا کسی دوسرے انسان سے مدد طلب کرتا ہے۔ امور دنیاوی میں ان کی نصرت اور اعانت جائز رائج اور معقول چیز ہے۔ ایسے میں مسلمان ظاہری اور دنیاوی امور کے سلسلے میں کسی دوسرے مسلمان بھائی کی مدد و یاری کرتے ہیں یہ بھی فضیلت کا حامل معاملہ ہے۔ اہل تصوف اسے فتوت واخوت اور ہمدردی اور انسان دوستی سے تعبیر کرتے ہیں جو سراپا محبت آمیز اور اجر وثواب سے بھرپور ہے۔ ایسے کاموں کو شرعاً استمداد غیر اللہ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے لیکن بعض دفعہ ایک مسلمان کا دوسرے کسی مسلمان سے امر دین و دنیا میں نصرت و اعانت کا طلبگار ہونا بھی مشروع فعل ہے۔ اشاعت دین کے سلسلے میں مالی اعانت اور قولی فعلی معاونت کو ماجور من اللہ شمار کیا جاتا ہے۔ جو بھی چیزیں ہیں فرمان رسالت کی روشنی میں کوئی مباحث نہیں ہیں۔ بلکہ ایسے معاملات حقوق العباد کے زمرے میں آتے ہیں جن کا سرانجام دینا ضروری اور تاکیدی پہلو رکھتا ہے۔ جیسا کہ آنحضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

لا یزال الله تعالیٰ فی حاجة العبد مادام العبدفی حاجة اخیه المسلم. جب کوئی بندہ اپنے مسلمان بھائی

باقی صفحہ نمبر 45 پر

نوربخشیات

سید محمد نوربخش قہستانیؒ

مضمون نگار (فارسی): شیخ علی بوتراب

ترجمہ (اُردو): غلام حسن نوربخش

(فارسی متن)

سید محمد نوربخش قهستانی بنیانگذار

مسلك نوربخشیه

سید محمد نوربخش در قائن مرکز قهستان تولد یافت همان منطقه ای که سید حیدر تونی [1] و سید علی همدانی آنجامی زیستند پدرش عبدالله،از احسا، که در حال حاضرمنطقه شرقیه نفت خیر عربستان منسوب می شود برای زیارت علی بن موسی الرضا (ع) ، به طوس آمد و بعداً درقائن مقیم شده بود سید عبدالحجه بلاغی در انساب خاندانهای مردم نائن می گوید که عبدالله پدر نوربخش،زاده احسا و جدش محمد ،زاده قطیف بورضمناً نسب نوربخش را به موسی بن جعفرمی رساند [2]

محمد دریکی از ماههای سال 795 هجری متولد شد چنان تیز هوش بود که در هفت سالگی قرآن مجید را حفظ کرد وبه سرعت در همه علوم تبحر یافت و مرید خواجه اسحاق ختلانی -شاگرد سید علی همدانی گردید.

1- تون هم در همین منطقه احسا قرار دارد- یاقوت 325/1 و نقل از تشیع و تصوف- ص 312

2- تشیع و تصوف- ص 314

(اردو ترجمہ)

سید محمد نوربخش صوبہ قہستان کے مرکز قائن میں پیدا ہوئے۔ یہ وہی علاقہ ہے جہاں سید حیدر تونی (تون بھی اسی منطقہ حساء میں واقع ہے یاقوت حموی جلد اول ص ۳۲۵، تصوف و تشیع ص ۳۱۲) اور سید علی ہمدانی رہے ہیں۔ آپ کے والد الحساء، جو موجودہ زمانے میں سعودی عرب کے مشرقی صحرائی تھل والا علاقہ ہے، سے حضرت علی بن موسیٰ الرضا کے روضہ کی زیارت کے لیے طوس خراسان آئے پھر بعد میں قائن میں مقیم ہو گئے۔ سید عبداللہ الحجۃ بلاغی انساب خاندان ہائے قائن میں لکھتا ہے کہ:

عبداللہ پدر نوربخش زادۂ احساء و جدش محمد زادۂ قطیف بود ضمناً نسب نوربخش را بہ موسیٰ بن جعفر فی رسانہ۔

ترجمہ: نوربخش کا والد عبداللہ احساء میں پیدا ہوئے اور دادا قطیف میں پیدا ہوا انہوں نے ضمنی طور پر نوربخش کا سلسلہ نسب حضرت امام جعفر صادقؑ تک پہنچایا ہے۔

نوربخشؒ سنہ ۷۵۹ھ کے کسی مہینے میں پیدا ہوئے۔ (۲۷ محرم) آپ اس قدر ذہین وفطین تھے کہ ۷ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا۔ تیزی کے ساتھ علام متداولہ میں تبحر حاصل کیا اور خواجہ اسحاق ختلانی، جو میر سید علی ہمدانی کے شاگرد تھے، کے مرید ہو گئے۔

شاہ سید محمد نوربخشؒ سنہ ۷۵۹ھ میں پیدا ہوا۔ (۲۷ محرم) آپ اس قدر ذہین وفطین تھے کہ ۷ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا۔ تیزی کے ساتھ علام متداولا میں تبحر حاصل کیا اور خواجہ اسحاق ختلانی جو میر سید علی ہمدانی کے شاگرد تھے کے مرید ہو گئے۔

مرشد از استعداد های وی چنان به شگفت آمد که اورا نوربخش لقب داد. برخی گفته اند که خواجه اسحاق ختلانی سبب یك اشاره غیبی او را به نوربخش ملقب کرده است

شمس الدین لاهیجی در مثنوی اسرار الشهود به این موضوع چنین سخن گفته است:

آمده از غیب نامش نوربخش

بود چون خورشید زاتش نوربخش

این نام یاد آور مشعشیان است. خواجه اسحاق خود در صدد قیام علیه شاهرخ و تشکیل یك دولت صوفیانه بود، درمحمد نوربخش، آن عربی نژاد هوشمند و دلیر،صفاتی دید که به او جرات داد از وی برای تحقق رویایش سود جوید 1

هر چه هست خواجه اسحاق ، باسید محمد نوربخش به سمت خلیفه الخلفای خود و به عنوان شیخ طریقت سید علی همدانی بیعت نمودو در روز بیعت به 12 نفر بیعت کننده، محض تیمن به تعداد ائمه، اکتفاء شد 2 بعد از آن خواجه اسحاق ختلانی از همه مریدان خواست که از میر سید محمد نوربخش اقتداء کنند، همه مریدان طبق حکم خواجه به دست میر سید محمد بیعت نمودند فقط عبدالله برزش آبادی که در آن موقع در خانقاه حضور نداشت ، بیعت نکردن

وقتی سید عبدالله برزش آبادی شنید که خواجه اسحاق بدست میر سید محمد نوربخش بیعت نموده است تصمیم گرفت که از مرشد خود قطع ارادت کند در نتیجه حضرت خواجه اسحاق ہم برزش آبادی را از حلقه مریدان خود دور راند و گفت ذهب عبدالله یعنی عبدالله از اینجا رفت، به همین جهت آن شاخه ای که از عبدالله برزش آبادی بوجود آمد به "سلسله ذهبیه" موسوم شد 3

1-محفل الاوصیاء ص 554 ، نقل از تشیع و تصوف ص 314

2-همان ص 303

3-مجالس مومنین، ص 304

آپ کے مرشد خواجہ اسحاق آپ کی قابلیت و استطاعت سے اتنے خوش ہوئے۔ کہ آپ کو نوربخش کا لقب دے دیا۔ کچھ مورخین کا کہنا ہے کہ خواجہ اسحاق ختلانی نے ایک غیبی اشارے کی بنا پر انہیں نوربخش سے ملقب کیا۔

شمس الدین لاہیجی مثنوی اسرار الشہود میں لکھتے ہیں:

آمده از غیب نامش نوربخش

بود چون خورشید بامش نوربخش

یہ مشعشیوں کے ہاں مشہور ہے۔ خواجہ اسحاق ختلانی مرزا شاہرخ کے خلاف قیام کر کے ایک صوفی مملکت کی تشکیل کا حامی تھا۔ انہیں اس عربی نژاد سید محمد نوربخش میں ہوش مندی دلیری اور جرأت مندی کے صفات دکھائی دیے۔ چنانچہ اپنے خواب کی تعبیر میں رنگ بھر نے کے لیے انہیں موزون اور مناسب پایا (محفل اولیا، ص ۵۵۵، تشیع وتصوف ص ۳۱۴)۔

بہر حال خواجہ اسحاق نے سید محمد نوربخش کو اپنا خلیفۃ الخلفا بنایا اور میر سید علی ہمدانی کے مسلک طریقت میں بیعت کیا۔ پہلے دن بارہ لوگوں نے بیعت کی یہ تعداد محض آئمہ اہلبیت کی مبارک تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے تھی (مجالس المومنین ص ۳۰۳)۔ اس کے بعد خواجہ اسحاق نے تمام مریدوں کو حکم دیا کہ وہ سید محمد نوربخش کی اقتداء کریں۔ خواجہ کے تحت حکم تمام مریدوں نے سید محمد نوربخش کی بیعت کی صرف سید عبداللہ برزش آبادی رہ گیا۔ جو اس موقع پر خانقاہ میں موجود نہ تھا۔ بعد میں جب انہوں نے خواجہ اسحاق ختلانی کے فیصلے اور اقدام کے بارے میں سنا تو اسی وقت اپنے مرشد سے قطع تعلق کا ارادہ کر لیا۔ ان کے اس فیصلے کے ردعمل میں خواجہ اسحاق نے انہیں اپنے حلقہ ارادت سے باہر نکال دیا اور فرمایا ذھب عبداللہ 'عبداللہ چلا گیا۔

اس بنا پر یہ شاخ یا سلسلہ جو سید عبداللہ کے توسط سے وجود پذیر ہوا سلسلہ ذھبیہ کے نام سے موسوم ہوا (مجالس المومنین ص ۳۰۴)۔

در این هنگام بود که شاه رخ بن تیمور (850-870) بخشی از قلمروی حکومت پدرش را بدست گرفته بود تبلیغ و ارشاد و اثر نفوذ خواجه اسحاق و سید محمد نوربخش را زمینه سازی برای نهضت علیه حکومت خود تلقی می کرد به همین جهت بود که سید محمد نوربخش به خواجه اِسحاق عذر خواسته بود که شاه رخ میرزا به ایران و توران و هند، عرب و عجم مسلط است با چنین قدرتی بدون آمادگی قبلی نیتجه ای را بدست نخواهد آورد اگر در مشیت ایزدی این باشد که ما زمام حکومت را بدست بگیریم چه عجله درکار است هر چه مقدر است تحقق خواهد یافت لیکن خواجه بیتاب بود و گفت مگر انبیا، علیهم السلام در موقع خروج از قبل آمادی می کردند[1]

اینجاست که نخستین بار جنبش نوربخشیان به سال 826 در کوه تیری از قلعه های ختلان آغاز گردید هما نطور که پیش ذکر شد شاه سید معتقد بود که تا امادگی کامل باید اعلام شورش را به تأخیر انداخت ولی خواجه اسحاق از شدت هیجان عجله کرد قیام پیش از آنکه شروع شود شکست یافت، زیرا دسته ای از صوفیه از این جنبش انشعاب کرده بود این جنبش به کشته شدن خواجه اسحاق و برادرش و دستگیری و اعزام سید محمد نوربخش به هرات، پایتخت تیموریان، منتهی شد

یہ وہ وقت ہے کہ شاہرخ بن تیمور (۸۵۰-۸۷۰) اپنے والد کے قلمرو میں سے بعض حصوں پر قابض تھا۔ جہاں خواجہ اسحاق اور سید محمد نوربخش کی تبلیغ و اشاعت کا اثر و نفوذ زیادہ تھا اس نے اس عمل کو اپنی حکومت کے خلاف ایک انقلابی تحریک تصور کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ سید محمد نوربخش نے خواجہ اسحاق ختلانی سے کہہ دیا تھا کہ مرزا شاہ رخ ایران، توران، ہندوستان، عرب اور عجم پر مسلط ہے۔ اسی کی اتنی قدرت و اقتدار کے مقابلے کے لیے بغیر کسی خاص تیاری کے کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلے گا۔ اگر اللہ عز و جل کی مشیت میں ہمارے ہاتھ زمام حکومت دینا موجود ہو۔ تو اس میں عجلت کی کیا ضرورت ہے؟ جو کچھ مقدر ہوگا وہی ہو کر رہے گا خواجہ اسحاق ختلانی بڑا بے تاب تھا چنانچہ فرمایا کہ انبیاء علیہ السلام میں سے کسی نے خروج کے مقام پر کونسی تیاری کی تھی؟ (مجالس المومنین ص ۳۰۴)

یہاں سنہ ۸۲۶ھ کو ختلانی کے قلعوں میں سے ایک قلعہ کوہ تیری میں پہلی بار نوربخشی تحریک کا آغاز ہوا جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ کہ میر سید محمد نوربخش اس بات کے حامی تھے کہ مکمل تیاری ضروری ہے۔ چنانچہ انہوں نے بغاوت کے اعلان کو التوا میں ڈال دیا لیکن خواجہ اسحاق نے جلد بازی میں اعلان کر دیا اور قیام سے پہلی ہی شکست سے دو چار ہوا کیونکہ صوفیہ کے ایک دستے نے راہ فرار اختیار کیا یہ تحریک خواجہ اسحاق اور ان کے بھائی کی شہادت اور سید محمد نوربخش کی گرفتاری اور سلطنت تیموری کے دارالحکومت ہرات میں جلاوطنی پر منتج ہوئی۔

1-مجالس مومنین، ص 304

شاه رخ که از انتشارات دعوت حروفیه در ارتش خود قبلاً بر آشفته بود باپدید آمدن این حرکت تازه در صدد بر آمد هر دو را ریشه کن سازد ولی نوربخش به اندازه ای مورد علاقة مردم بود که ظاهراً شاه رخ جرأت نکرد او رابکشد فرمان داد به شیراز تبعیدش کنند و درآنجا وی را در انتخاب تبعیدگا جدید آزاد گذاشتند پس به گردش در شوشتر، بصره، حله و بغداد پرداخت و عتبات مقدسه امامان را زیارت کرد[1]

پیداست که او شکست خود را نپذیرفته بود پس به کردستان رفت تا دعوت خود را در آنجا برپا کنند، اهالی کردستان از ایشان اتباع نمودند وه به نام او سکه زدند، به همین سبب شاهرخ مضطرب شد در نتیجه آن شاه سید محمد نوربخش را دیگر بار پابه زنجیر کرد و به هرات برد و در همان حالت روی منبر اعلام کرد که دعوی خلافت و هر چه بدان مربوط می شود نداشته و ندارد

در نتیجه این اعلام اجازه یافت، که به تدریس علوم رسمی بپردازد، بشرط اینکه دانشجوی زیاد نپذیرد و عمامه سیاه بر سر نگذارد[2]

اما بالاخر از ایشان خواسته شد که قلمرو تیموریان را ترک گویند و به بلاد روم بروند، ولی او نپذیرفت

---

1 مجالس المومنین: ص 314

2 یکی از ممیزات طریقة نوربخش سیاه پوشی بود- چون این رنگ نماد نور و زندگی غیبیان شمرده می شد و نوربخشیان را ازحروفیان که سفید می پوشیدند جدا می کرد- بعد ا پیروان نوربخش این شعار را به عمامه سیاه بدل کردند که مبدل به شعار نهضت شد و مایه افزایش هیجان مردم در پیوستن بدان گردید تاثیرا ین شعار در عمامه چنان بود که دولت وقت نوربخش را از کاربردن آن منع کرد

مرزا شاہرخ اس سے قبل حروفیہ سلسلہ کی دعوت پھر بغاوت سے بہت پریشان تھا اس نئی تحریک اور شور سے اور بھی پریشان ہوا چنانچہ دونوں کو نابود کرنے کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا۔ لیکن نوربخش لوگوں میں اس قدر مقبول تھے بظاہر مرزا شاہرخ ان کو قتل نہ کر سکا۔ چنانچہ اس نے حکم دیا کہ نوربخش کو شیراز جلاوطن کر دیا جائے وہاں انہیں جلاوطنی میں آزاد چھوڑ دیا پس آپ وہاں سے شوشتر، بصرہ، حلا اور بغداد چلے گئے۔ اور آئمہ اطہار کے مزارات کی زیارت سے مشرف ہوئے (مجالس المومنین ص ۳۱۴)۔

ظاہر ہے کہ آپ نے شکست تسلیم نہ کی تھی وہاں سے کردستان چلے گئے تاکہ وہاں دعوت حق دے اہل کردستان نے ان کی پیروی قبول کی انہوں نے ان کے نام سکہ بھی جاری کر دیا۔ یہ دیکھ کر شاہرخ ایک بار پھر مضطرب ہوا چنانچہ انہوں نے میر سید محمد نوربخش کو دوبارہ گرفتار کیا اور ہرات لے گئے۔ پابہ زنجیر حالت میں بر سر منبر جا کر اعلان کرنے پر مجبور کیا کہ وہ خلافت و اقتدار کے مدعی نہیں اور دعوی خلافت سے متعلق باتوں سے وہ بری ہیں اس اعلان کے نتیجے میں انہیں یہ اجازت ملی کہ:

۱۔ علوم ظاہری کی درس و تدریس کر سکیں بشرطیکہ طلباء کی تعداد زیادہ نہ رکھیں۔

۲۔ عمامہ سیاہ نہ پہنے۔

(سیاہ پوشی نوربخشی طریقت کا ایک امتیازی شان ہے وہ اسے نور اور غیبی زندگی میں شمار کرتے ہیں اور یہ نوربخشیوں کو حروفیہ فرقے سے جو سفید پوش رہتے ہیں سے جدا کرتا ہے۔ بعد کے نوربخشیوں نے اس عمامہ سیاہ کو تحریک کے شعار میں بدل دیا۔ اس کو پہننے میں لوگوں کی بے چینی بڑھ جاتی تھی اس میں اس قدر تاثیر تھی کہ حکومت وقت نے سید محمد نوربخش کو اس کے پہننے سے منع کیا۔)

اس کے باوجود بھی حکومت کو اطمینان نہ ہوا اور انہیں سلطنت تیموری سے باہر نکل جانے اور ممالک روم چلے جانے کو کہا۔ لیکن اسے سید محمد نے قبول نہیں کیا۔

باقی صفحہ 45 پر

دامان خیال

شاہ ہمدان کی تبلیغی مساعی اور ہنر

م ش کوروی

مبلغ اسلام، مرشد کامل، سید السادات سید علی ہمدانی علی ثانی علیہ رحمۃ نے جو تبلیغی مساعی اختیار کی ہے۔ وہ رہتی دنیا تک اپنی مثال آپ رہے گی اور راہ روان راہ سلوک کے لیے ایک نمونہ، ایک مثال اور ایک رول ماڈل رہے گی۔ اگرچہ دور جدید میں ان جیسا تو کیا ادنیٰ مبلغ بھی موجود نہیں۔ جو اسلام کا صحیح نمونہ پیش کر سکے۔ تاہم تبلیغ کا فریضہ ادا کرنے والا اگر ہے تو وہ بین المسلکی پائے جاتے ہیں۔ تبلیغ اسلام سے سبکدوش اس وقت ہوتا ہے جب مبلغ خود مجسمہ اسلام ہو۔ مگر تبلیغ اسلام کے نام پر قتل و غارت گری اور دہشت گردی سے کسی غیر مسلم تو کیا خود مسلمان بھی متنفر ہو گیا ہے۔ بے گناہ لوگوں کی قتل و غارت گری کو جہاد کا نام دے کر کل انسانیت کو اسلام اور اس کے پیروں سے کوسوں دور بھگا دیا گیا ہے جن کے لیے مساعی شاہ سید ہمدان مشعل راہ ہے۔ خدا کرے یہ بات دل میں اتر جائے۔

اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

یاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ اِنْ تَنْصُرُ اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ٥

ترجمہ: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اگر تم اللہ کی مدد کرو گے، تو تمھاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا۔ (محمد:۳۶)

شاہ ہمدان نے اس امر کو بچپن ہی میں سمجھا، ایمان لے آیا، اللہ کی مدد کی اور اللہ ہی سے مدد چاہی۔ اللہ نے بھی اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے اس برگزیدہ بندے کی دل کھول کر مدد کی۔ آپ نے گونا گون تکلیفات اور مصیبتیں اٹھا کر دین اسلام کی بے مثال تبلیغ کا فریضہ ادا کیا۔ اپنی زندگی کا بیشتر حصہ اسی سلسلے میں مسافرت میں گزاری۔ رعایت ہے کہ آپ نے خطہ ارضی کی تین بار سیاحت کی۔ آپ نے سات بار پیدل حج کے لیے بیت اللہ کا سفر کیا۔ یہ آج سے کم و بیش چھ سو چالیس سال قبل کا واقعہ ہے۔ اس وقت یہ دنیا ایسی نہ تھی، جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اس زمانے میں ذرائع آمد و رفت کی سہولتیں ناپید تھا۔ اگر بالفرض اس زمانے کے کسی انسان سے پوچھا جائے تو وہ انکار کرے گا کہ یہ دنیا وہ نہیں جس میں وہ زندگی گزر چکا ہے اور نہ اس نوع کے انسان ہیں۔ وہ ان مخلوقات کو کسی اور ستارے کا مخلوق تصور کرے گا۔ تقریباً ساڑھے چھ سو سال قبل کی دنیا اور خصوصاً کشمیر و لداخ، بلتستان، گلگت، کوہستان، تبت، افغانستان وغیرہ کی جغرافیائی خدوخال بالکل مختلف تھیں۔ کوئی ٹرانسپورٹ نہیں تھی۔ پیدل ہی چل کر منزلیں طے کرتا تھا۔ ہر گاؤں اپنی جگہ ایک مکمل ریاست کی مثال پیش کرتی تھی۔ جہاں کی بود و باش رسم و رواج دوسرے ملحقہ گاؤں یا علاقہ سے بالکل مختلف تھی۔ گاؤں کے اندر کوئی سکہ رائج الوقت موجود نہ تھا۔ بلکہ خرید و فروخت اور لین دین مال کے بدلے مال ہوا کرتا تھا۔ اسی طرح ایک ریاست سے دوسری ریاست اور ایک اقلیم سے دوسری اقلیم بھی تجارت کا یہی طریقہ تھا۔

ایک گاؤں کا دوسرے گاؤں تک سفر اور اسی طرح ایک علاقہ سے دوسرا علاقہ یا ایک اقلیم سے دوسری اقلیم تک سفر دشوار تھا۔ ان کے درمیان دریا، سمندر، ندی، نالے، چٹانیں پہاڑ اور گلیشیرز حائل تھے۔ جو ناقابل عبور اور دشوار ہوتے تھے۔ ان دنوں بڑے بڑے گلیشیروں اور بلند و بالا پہاڑوں سے گزرنا نہ تھا۔ گزرگاہیں اس طرز کے تھے کہ بہت سارے سنگلاخ پہاڑوں کے چٹانوں کے بیچ میں لکڑیاں ٹھونس کر رسیاں باندھی ہوئی تھیں۔ جنہیں تھام کر خالی ہاتھ اور صرف دلیر انسان ہی گزر سکتا تھا۔ ایسے راستوں کے نمونے بلتستان کے مختلف علاقوں میں ہنوز دیکھنے کو ملتے ہیں۔ راستے کی ان دشواریوں

پر استہزاد یہ کہ بعض علاقوں کے باشندے پہاڑوں اور گلیشیروں سے زیادہ خونخوار مذاج کے ہوتے تھے۔ پہاڑوں پر سردی تھی مگر لکڑی نہیں۔ جنھیں جلا کر گرمائش حاصل کر سکے، گلیشیر ہیں مگر پینے کا پانی نہیں اور جہاں جنگلات تھے تو وہاں چلنے کا راستہ نہیں۔ الغرض پہاڑ، جنگل، گلیشیر، سردی، دریا اور بعض جگہوں پر تپتی ریت موت کو دعوت دے رہے ہوتے تھے۔

بحری سفر کے دوران موجوں کے خطرناک تھپیڑوں سے کشتی ٹوٹ جانے کا خطرہ اور سمندر برد ہونے کا خطرہ۔ پہاڑوں پر بھوک پیاس اور سردی کا خطرہ، پہاڑوں اور غاروں میں قیام کے دوران وحشی درندوں کا خطرہ، صحراؤں میں غول بیابانوں کا خوف، بے آب و گیاہ چٹیل میدانوں میں بے آب و غذا سفر کا کرنا، کوہ و صحرا اور دشوار دریا کو طے کرنا بھی خطرناک اور پر تکلیف تھا۔

مگر حضرت شاہ ہمدانؒ ہر حالت میں مطمئن رہے۔ خوف خدا کے سوا دیگر ہر قسم کے خوف و ہراس سے بے باک تھے۔ بیس برس کی سیرو سیاحت کے بعد ہمدان لوٹے۔ آپؒ نے روم، دمشق، کوفہ عراق، یزد، شام، بغداد، حجاز فرغستان، بلخ، ختلان، پورا عرب، برصغیر پاک و ہند، کشمیر لداخ بلتستان، بدخشان، سراندیپ اور چین وغیرہ کا سفر کیا۔ سراندیپ میں آثار حضرت آدم علیہ السلام کی زیارت کی اور اردبیل، مشہد، شہر الیغیوس، پکھلی ہزارہ، مانسہرہ، کوہستان، چلاس، اٹک، بیارس، گنورا، گھلو، کنار کافرستان کا بھی سفر کیا اسی طرح فلسطین بھی گئے اور لوگوں کو نور اسلام سے منور فرمایا۔

وعظ و تبلیغ کے دوران بے شمار مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان میں سے بعض علماء اور فقہا کے ہاتھوں، بعض ملوک اور امراء کے باعث اور بعض پیشوائیان غیر مسلم کے ذریعے آزمائشیں ہوئیں۔ جن سے خدا کے نیک بندے آزمائے جاتے رہے ہیں۔ سفر کے دوران آپ کو زہر دیا گیا، مگر حق تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا، مگر جس کے باعث رازیست ہر سال جسم پر آبلہ بنتا، پھر خشک ہو جاتا تھا۔

> میر سید علی ہمدانیؒ نے گونا گوں تکلیفات اور مصیبتیں اٹھا کر دین اسلام کی بے مثال تبلیغ کا فریضہ ادا کیا۔ اپنی زندگی کا بیشتر حصہ اسی سلسلے میں مسافرت میں گزاری۔ روایت ہے کہ آپ نے خطہ ارضی کی تین بار سیاحت کی۔ آپ نے سات بار پیدل حج کے لیے بیت اللہ کا سفر کیا۔

آپ نے ایک سو ستر دن بغیر اکل و شرب بسر کئے اور فرمایا کہ اگر کھانا پینا سنت رسول خدا نہ ہوتا تو یہ درویش تمام زندگی بغیر آب و غذا بسر کرتا۔ روایت ہے کہ شاہ ہمدانؒ نے اٹھائیس دن بغیر کھائے سفر جاری رکھا۔ ایک بار چوبیس فرسنگ بغیر کھائے پئے سفر کیا، تبلیغ دین کے دوران بھی کسی طاغوتی طاقت کے سامنے سرنگوں نہ ہوئے، سنیاسیوں، ساحروں اور عالموں سے مناظرے ہوئے۔ جہاں یہ سب مشکلات وہاں خداوند قدوس کی مدد ہمیشہ شامل حال رہی۔ خدا نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ آپؒ کی مدد فرمائی اور قدم یوں جما دیا کہ اللہ نے اپنے رحم و کرم سے آپ کو اس طرح فیضیاب کرایا کہ ایک ہزار چار سو اولیا سے روحانی فیوض پائے اور چار سو اولیا کرام سے صد یکی میں ایک ہی دن میں شرف یاب ہوئے تھے۔ آپ کے ہاتھوں اللہ نے مدارس، شفاخانے، خانقاہیں اور مسجدیں تعمیر کروائی۔ سینتیس ہزار (۳۷۰۰۰) سے زائد غیر مسلم صرف تبت میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ جس سے علاقہ نعرہ توحید سے گونج اٹھی اور کفر و شرک کی تاریکی سے نکل کر بقعہ نور بن گیا۔

شاہ ہمدان علیہ رحمۃ کے اسفار کی غرض و غایت تبلیغ دین کے علاوہ مندرجہ ذیل جیسے اغراض مطمع نظر تھے:

۱۔ معروف مشائخ اور مخلص بھائیوں کی زیارت۔
۲۔ کیمیا نظر رکھنے والے بزرگوں کی تلاش۔
۳۔ ہجرت کا شرف۔
۴۔ ترک لذات اور مصائب کا خوگر ہونا۔

باقی صفحہ نمبر 44 پر

ادب تصوف

رسالہ تذکرۃ المشائخ

تالیف: حضرت شیخ علاء الدولہ سمنانی

ترجمہ: مولانا شکور علی انور الکوروی

رسالہ تذکرۃ المشائخ قطب الاقطاب شمس السالکین برہان السالکین حضرت شیخ علاء الدولہ سمنانی کا ہے۔ یہ ایک نایاب اور نادر تالیف ہے۔ جو مشائخ عظام اور اولیائے کرام کے حالات و واقعات اور مختصر تعارف تاریخ ولادت اور وفات پر مبنی ہے۔ رسالہ مختصر مگر تحقیقی اور عرفانی مواد پر مشتمل ہے۔ اہل تصوف اور اہل تحقیق کے لیے افادیت سے خالی نہیں ہے۔

کتاب کا متن فارسی زبان میں ہے جسے اردو میں ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اور نوائے صوفیہ کے قارئین کے استفادہ کے لیے شائع کر کے مفید عام بنایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہے۔ آمین ثم آمین!

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

آغاز کتاب:

1- بعد حمد تعالیٰ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہٖ محمد و آلہٖ۔

یہ اوراق ہمارے مشائخ کرام قدس اللہ ارواحھم کا انفرادی تذکرہ ان کے خرقہ اور ان کی صحبت کے احوال پر مشتمل ہیں۔ اس کتاب کا نام ''تذکرۃ المشائخ'' رکھا گیا ہے۔

حق تعالیٰ اسے اس کے جمع کرنے والوں، لکھنے والوں، پڑھنے والوں اور سننے والوں کے لیے باعث برکت بنا دے اور ہم خیال لوگوں کو ان کا اقتدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وہ بھی اللہ کے احسان اس کے فضل اور کرم نوازی کی بدولت ہو۔

نسبت شخصیت مولف کتاب رحمۃ اللہ علیہ

2- اما بعد جان لو کہ میرے شیخ مشائخ و محققین کا سلطان انبیاء و مرسلین کا وارث، زمین میں اللہ کا رازدار، ملت حق اور دین کا نور حضرت شیخ عبد الرحمن محمد بن محمد اسفرائنی قدس اللہ روحہ ہیں۔

انہوں نے ریاضت و خلوت کا طریقہ حضرت شیخ احمد جرجانی سے پایا انہوں نے قطب الاقطاب حضرت شیخ رضی الملۃ والدین علی ابن سعید بن عبد الجلیل المعروف بہ لالا قدس اللہ روحہ سے پایا۔ انہوں نے خرقہ حضرت شیخ مجد والدین شیخان سے پایا۔ جو کہ شیخ ابو سعید ابوالخیر کے نواسے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد منور کے ہاتھوں سے خرقہ پایا۔ انہوں نے اپنے والد ابو طاہر سے انہوں نے اپنے والد حضرت شیخ کبیر ابو سعید بن ابوالخیر قدس اللہ روحھم سے خرقہ حاصل کیا۔ اور شیخ ابو سعید نے اصل میں حضرت شیخ ابوالفضل حسن کے ہاتھوں سے حاصل کیا انہوں نے حضرت شیخ ابو نصر سراج سے انہوں نے حضرت شیخ محمد مرتعش سے انہوں نے سید الطائفہ حضرت شیخ جنید قدس اللہ ارواحھم سے حاصل کیا۔

نسبت شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ:

3- درست روایت یہ ہے کہ حضرت شیخ ابو سعید حضرت شیخ ابوالفضل حسن کے عین حیات میں ان کی خدمت میں ریاضت و مجاہدے میں مشغول تھے۔ لیکن انہوں نے ان کے ہاتھوں سے خرقہ نہیں پہنا البتہ ان کی وفات کے بعد حضرت شیخ عبد الرحمن محمد بن حسین السلمی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ہاتھوں سے خرقہ زیب تن

کیا۔ شیخ عبدالرحمن محمد بن حسین السلمی نے حضرت شیخ ابو القاسم نصیر آبادی سے خرقہ پایا۔ انہوں نے حضرت شیخ ابو بکر شبلی سے انہوں نے حضرت شیخ جنید قدس اللہ ارواحھم سے خرقہ پایا۔

خرقہ تبرک شیخ ابو سعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ:

4- لیکن حضرت شیخ ابو سعید نے حضرت شیخ ابو العباس قصاب کے ہاتھوں سے خرقہ تبرک حاصل کیا۔ انہوں نے حضرت شیخ محمد بن عبد اللہ طبری سے انہوں نے ابو محمد جریری سے انہوں نے استاد طریقت حضرت شیخ جنید سے انہوں نے اپنے ماموں حضرت شیخ سری سقطی سے انہوں نے حضرت شیخ معروف کرخی سے انہوں نے حضرت شیخ داؤد طائی سے انہوں نے حضرت شیخ حبیب عجمی سے انہوں نے حضرت شیخ حسن بصری سے انہوں نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجھہ کے دست مبارک سے انہوں نے سرور دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مطہر سے پایا۔

نسبت شیخ رضی الدین لالا رحمۃ اللہ علیہ:

5- لیکن حضرت شیخ رضی الدین علی لالا نے طریق ازرواو خلوت حضرت شیخ مجد الدین بغدادی سے حاصل کی۔ اور خرقہ ہزار میخی بھی انہی سے پہنا۔ انہوں نے حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ سے انہوں نے خرقہ حضرت شیخ الوری اسماعیل بن حسین وز پولی خوزی سے پایا۔ انہوں نے حضرت شیخ محمد بن مانکیین سے انہوں نے حضرت شیخ داؤد بن محمد المعروف خادم درویشان کے ہاتھوں سے انہوں نے حضرت شیخ ابو العباس ادریس سے انہوں نے حضرت شیخ ابو القاسم ابن رمضان سے انہوں نے حضرت شیخ ابو یعقوب طبری سے انہوں نے حضرت شیخ ابو عثمان سے انہوں نے حضرت ابو یعقوب نہرجوری سے انہوں نے حضرت شیخ ابو یعقوب سوسی سے انہوں نے حضرت شیخ عبدالواحد بن زید کے ہاتھوں سے انہوں نے حضرت شیخ حسن بصری کے کمالات علمی سے اور انہوں نے خرقہ حضرت شیخ کمیل ابن زیاد سے انہوں نے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجھہ و رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ اجمعین کے دست اطہر سے حاصل کیا۔

نسبت خرقہ تبرک شیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ:

6- لیکن حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ نے خرقہ تبرک حضرت شیخ ابو یاسر عمار ابن محمد بن مطہر البدیسی سے انہوں نے حضرت شیخ العالم علامہ ابوالنجیب ضیاء الدین بن عبدالقادر بن عبدالکریم البکری السہروردی کے ہاتھوں سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ سے پھر اپنے چچا وجیہ الدین عمر سے انہوں نے اپنے والد محمد بن عمویہ سے حضرت شیخ اخی فرج زنجانی کے واسطے سے حاصل کیا اور محمد عمویہ نے حضرت شیخ احمد سیاہ دینوری سے انہوں نے حضرت شیخ شمشاد دینوری سے انہوں نے استاد طریقت حضرت شیخ جنید بغدادی سے حاصل کیا۔

نسبت خرقہ شیخ فرج زنجانی رحمۃ اللہ علیہ:

7- لیکن شیخ اخی فرج زنجانی نے حضرت شیخ ابوالعباس نہاوندی سے خرقہ حاصل کیا انہوں نے حضرت شیخ کبیر ابو عبداللہ بن خفیف شیرازی سے انہوں نے حضرت شیخ محمد رویم بن محمد بن احمد بغدادی سے انہوں نے حضرت سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی سے حاصل کیا۔

یہ رسالہ ہمارے مشائخ کرام قدس اللہ اور اروا حھم کا انفرادی تذکرہ، ان کے فرقہ اور ان کے صحبت کے احوال پر مشتمل ہیں۔ اس کتاب کا نام ''تذکرۃ المشائخ'' رکھا گیا۔

نسبت شیخ ابو عبداللہ الخفیف رحمۃ اللہ علیہ:

8- لیکن شیخ کبیر ابو عبداللہ محمد بن خفیف شیرازی نے اصل خرقہ حضرت شیخ جعفر حداد کے ہاتھوں سے حاصل کیا۔ انہوں نے حضرت شیخ ابو عمر اصطخری سے انہوں نے حضرت شیخ ابو تراب نخشبی سے انہوں نے حضرت شیخ شقیق بلخی سے انہوں نے حضرت شیخ ابراہیم ادہم سے حاصل فرمایا۔

باقی صفحہ نمبر 45 پر

داماںِ خیال

فکرِ امت

غلام رسول حقانی، یوچنگوی

اللہ رب العزت نے ہمیں اس کائنات میں بھیجا ہے کسی خاص مشن اور کام کے لیے وہ کام ہم نے کسی صورت بھی کرنا ہے۔ اب اس کام کی مختلف انواع و اقسام، طور و طریقے ہیں۔ ہر کام جس کا کرنا فرض ہو تمام لوگوں کے ذمے نہیں ہوتا بلکہ اس کام کے کرنے کے لیے بھی اللہ تعالی نے مختلف بندے منتخب کیے ہیں۔ جس کو اللہ تعالی منتخب کرے اس کو کوئی اور بدل نہیں سکتا۔ جو کام اس کے ذمہ لگا دیا ہے وہ کام اس نے کرنا ہے خواہ اس کے لیے بھاری ہو یا ہلکا۔ جیسے انبیاء علیہم السلام کو نبوت کے کام کو چلانے کے لیے منتخب فرمایا۔ ان کے علاوہ کوئی اور نبوت کے کام کو چلا نہیں سکتا۔

اسی طرح دین کا کام علماء کے حوالہ کیا۔ چونکہ دین کا کام کرنا تو انبیاء کا تھا مگر انبیاء کی عدم موجودگی میں حدیث نبوی اِن العلماء ورثۃ الانبیاء کے تحت علماء کا کام ہے۔ اس دین کو پھیلانا اور اس کو تمام لوگوں تک پہنچانا اور کما کان فی زمانہ کے طریقہ کے مطابق پہنچانا علماء کی ذمہ داری ہے۔ چونکہ علماء کی قدر و منزلت احادیث مبارکہ کی رو سے بہت بلند ہے اور دنیا کا اصول بھی یہی ہے کہ جس بندے کا درجہ دوسروں سے زیادہ ہو اس کے ذمہ باقیوں کی نسبت کام بھی زیادہ ہوتا ہے اور علماء کی فضیلت کے لیے یہی ایک ہی حدیث کافی ہے۔ ان علماء امتی کانبیاء (بنی اسرائیل)۔ میری امت کے علماء (عزت و منزلت میں) بنی اسرائیل کے انبیاء کی مثل ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے علماء کے درجہ کو اس قدر بلند فرمایا ہے۔ تو علماء کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ جو بھی علم پڑھا ہے وہ عوام تک پہنچائے اگر اس کے اندر کوتاہی برتی تو قیامت کے دن نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔

اس تمہید کے بعد میں نوائے صوفیہ کی وساطت سے علمائے کرام سے ایک فکر، سوچ اور غم لے کر اپیل کرتا ہوں کہ ہمارے مذہب میں ایک طرف تبلیغ کی کمی ہے اور دوسری طرف نوجوان نسل کے اندر دین کی طرف توجہ کی کمی ہے۔ اب یہ فکر کرنا ہے کہ ہم نے اس دین متین کو پوری دنیا میں کیسے پھیلانا ہے؟ کس قدر محنت کرنے کی ضرورت ہے؟ اور ہمارے ذمہ کیا کام ہے؟ اور ہم کتنی کوشش کر سکتے ہیں؟ یہ فکر سوچ صرف اور صرف علماء کا کام ہے۔ کیونکہ علماء گاڑی کے ڈرائیور کے مانند ہیں۔ ڈرائیور کی مرضی ہے کہ گاڑی جس طرح چلائے اور مسافروں کو منزل مقصود تک پہنچائے اور مسافر حضرات اس ڈرائیور کے تابع ہو، جو حکم طے کرنا پڑتا ہے۔ اس کی اور بھی مثالیں بن سکتی ہیں۔

مگر میں ایک فکر کی طرف آپ لوگوں کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ کم از کم اپنے لوگوں کو دین کی طرف لایا جائے اور اس دین کو جیسے **شاہ سید علیہ الرحمہ** نے **"ان مذھب الصوفیة ھذا صراط المستقیم"** فرمایا ہے ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم خود بھی اس کو آگے پھیلانے والے بن جائیں۔ اگر ہم آگے نہیں بڑھیں گے تو آگے بڑھنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ چونکہ عوام نے تو علماء کے پیچھے چلنا ہے جب علماء خود اپنی ذمہ داری کی انجام دہی سستی کریں گے تو اس کام کو چلانے والا کون ہوگا؟ عام طور پر علماء کا خیال ہوتا ہے کہ ہماری تبلیغ صرف اور صرف جمعہ کے خطبوں اور ماتمی مجالس پر ہی ختم ہے۔ اور ہمارے ذمہ دین کے پھیلاؤ کے بارے میں کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی نہیں نہیں بلکہ آپ کی ذمہ داری پوری معاشرے کو سنبھالنا ہے اور ان کے دینی مسائل کو حل کرنا ہے اور ہر ایک کو دین کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے۔ دینی کام میں مخیر حضرات کو ساتھ ساتھ رکھنا

تاکہ اس سے اس چمن کی آبیاری ہو جائے اور مضبوط قوت ملے اور ہر فکر صرف بڑے طبقے کے علماء کو ہی نہیں بلکہ چھوٹے طبقے کے علماء کو بھی ہونی چاہیے۔

جن کا کام مساجد و مدارس، مکتب میں تدریس و امامت کے فرائض سنبھالنا ہے۔ وہ اپنے مقتدیوں کو قرآن پاک پڑھنے والے بچوں اور بچیوں کو خوب دین کے مسائل سے آگاہ کریں اور کسی چیز میں بھی ان کو تشنہ نہ چھوڑیں۔ ان کو مسائل سے آگاہ آپ نہیں کریں گے تو کوئی اور دوسرے مکاتب فکر سے نہیں آئے گا۔ اگر ان کی طرف سے آیا تو بھی صرف ان کا مقصد اپنی طرف تبلیغ کر کے لے جانا ہوگا۔ ہاں جس کو اللہ تعالیٰ اصلاح کی توفیق دے تو اور بات ہے، نہیں تو ان سے بچنا اور ان کی فریب کاریوں سے دور رہنا ہمارا ہی کام ہے۔ اب اس کی منصوبہ بندی صرف علماء کا کام ہے اس کے لیے علماء کونسل باقاعدہ منظم طریقے سے کام کرنا شروع کرے۔ سارے تحقیق لکھنا مناسب ہے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم لوگوں کو سنبھال کر اچھی طرح مذہب کے پیروکار بنائیں۔ اور ان کو مکمل طور پر شریعت محمدیہ پر چلنے والا بنائیں تاکہ دینی مسائل میں کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ خصوصاً آج کل کے ہمارا نوجوان طبقہ جس کا اٹھنا بیٹھنا شب و روز کی سرگرمیاں مغربی سے متاثر ہے۔ اس کام کو صرف شریعت کے اصولوں کے مطابق انجام دینے کے لیے محنت کی ضرورت ہے اور ان کے لیے سپیشل کورس کا اہتمام کیا جانا چاہیے تاکہ ان کی معلومات میں اضافہ ہو جائے۔ طلباء و طالبات کے لیے خاص قسم کے لیکچرز کا انتظام کیا جائے تاکہ ان کی زندگی نوربخشی تعلیمات پر برقرار رہے۔ اور غیروں کے حملوں سے محفوظ رہے اور مسلح ہو کر قوم کے سامنے آئے۔

جب ہم یہ کام دین کے لیے کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے لیے دنیا میں بھی آرام سے زندگی گزارنے کا موقع نصیب کرے گا۔ کیونکہ خود ارشاد باری ہے "جو شخص قرآن کریم کی خدمت میں لگ کر ایسا مصروف ہو جائے کہ اس کو دنیا کی طرف توجہ کرنے کی فرصت ہی نہ ملی ہو تو اللہ پاک خود غیبی خزانوں سے اس کے لیے رزق کا بندوبست فرما دیتے ہیں"۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم جتنے ہو سکے اپنی زندگی اس دین کے لیے وقف کریں اور ہمارا جینا مرنا ہر وقت اسی کے لیے ہو اور دین کے راستے میں جو بھی مصیبت آجائے اس کو برداشت کرنے والا بن جائیں۔ اور خود بھی مجاہد بنیں اور دوسروں کو بھی اسی طرف لانے کی کوشش کریں۔

میری یہ باتیں خصوصاً علماء کے لیے ایک ایسے فکر کی طرف دعوت دینے کے لیے ہیں جس کی طرف شاید کسی کا ذہن گیا ہو۔ خصوصاً عوام کے لیے بھی وہ اپنی اردگرد کے حالات کا بغور جائزہ لیں اور غیروں کے سامنے چوکس ہو جائیں۔

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت تمام امت مسلمہ کو اتحاد و اتفاق کے ساتھ مذہب کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین!

بقیہ: مجموعہ شریعت محمدیہ

۶) **دیگر رکاوٹیں** اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز گزار کو اطمینان کے ساتھ وقت مخصوص پر اکتفا کرنا پر امن ماحول میسر نہ ہونے کی بنا پر مشکل بن چکا ہو، صوری اور معنوی رکاوٹوں سے وہ دوچار رہتا ہو، وقت مشترک کا سہارا لینا ہی اس کا ایک حد تک مقدر بن چکا ہو، لہٰذا بلا قصر جمع بین الصلوتین پر عمل کر سکتا ہے۔

ضروری انتباہ:

اہل صوفیہ نوربخشیہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی قسم کے مسوغ عذر شرعی کے بغیر ہمیشہ وقت مشترک کو اختیار کرتے رہنے کا رجحان ترک کریں۔ ہمارے لیے صرف سستی کی بنا پر یا ذاتی شوق کی بنا پر وقت مشترک سے چمٹ کر رہنے کی شرعاً گنجائش کا فقدان ہے۔ حکم قرآن ہے "اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا٥" کے مطابق ہر ہر نماز کو اسی کے مقررہ وقت پر بجا آوری کا رجحان اپنانا اہل ایمان کے لیے ضروری ہے۔

(جاری ہے۔۔۔)

صدائے عفت

رحمت و مغفرت کا موسم بہار

رضیہ پروین، گربونگ چیلو

رمضان المبارک رحمتوں، برکتوں، فضیلتوں اور نزول قرآن کا مہینہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ سے بندوں کے ہر لمحہ قرب کا مہینہ ہے۔ کیونکہ یہ مہینہ گناہوں کو جلا کر راکھ کردیتا ہے۔ اس لیے اسے رمضان کہتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ''شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے''۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے ہیں'' اس آیت مبارکہ میں جو روزے کی فرضیت کا اعلان کررہی ہے۔ اس عبادت کا مقصد تقویٰ کا حصول بتایا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ روزے کا مقصد پرہیزگاری اختیار کرنا، اللہ کا خوف اپنے اوپر طاری کرنا اور اللہ کے ممنوع کئے ہوئے راستے پر چلنے سے رکنا ہے۔ ایک مرتبہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ ''رمضان کا مہینہ آگیا ہے، جو بڑی برکتوں والا ہے، اللہ تعالیٰ اس مہینہ میں تمھاری طرف متوجہ ہوتا ہے اور اپنی خاص رحمت نازل فرماتا ہے۔ خطاؤں کو معاف کرتا ہے، دعاؤں کو قبول کرتا ہے، نیکیوں کو لکھتا ہے اور اپنے ملائکہ سے فخر کرتا ہے''۔ بدنصیب ہے وہ شخص جو اس مہینے میں اللہ کی نعمتوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ ''حقیقی روزہ تو وہ ہے کہ آدمی لغویات سے بچا رہے، اگر تجھے کوئی گالی بھی دے تو کہہ دے میں روزے میں ہوں''۔

آپؐ نے مزید فرمایا ''الصوم جنة'' روزہ ڈھال ہے۔ روزہ روزے دار کو برائیوں اور گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے اور جنت کا حق دار بناتا ہے۔ حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں۔ ''روزہ آدھی طریقت ہے''۔ یعنی جس طرح طریقت میں ریاکاری اور نمود و نمائش کی کوئی گنجائش نہیں اس طرح روزہ بھی اس قبیل کی تمام برائیوں سے پاک ہے۔ امام غزالی نے روزہ کے چھ آداب بتائے ہیں۔ ''نگاہ کا روزہ، زبان کا روزہ، کان کا روزہ، اعضاء کا روزہ، رزق حلال، خوف اور رجاء''۔

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں شب قدر بھی پوشیدہ ہے۔ رمضان کا مہینہ صبر، ہمدردی، غمگساری اور اللہ سے اس کی بے پناہ بخشش طلب کرنے کا بہترین موقع ہے۔

رسول اکرمؐ کا ارشاد ھے کہ جو شخص رمضان کا ایک روزہ بغیر شرعی عذر کے نہ رکھے تو تمام عمر کے روزے رکھنا بھی اس کا بدلہ نہیں ہوسکتا.

رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص رمضان کا ایک روزہ بغیر شرعی عذر کے نہ رکھے تو تمام عمر کے روزے رکھنا بھی اس کا بدلہ نہیں ہوسکتا۔ اس ماہ مبارک کی برکت سے مومن کے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ رمضان المبارک میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں۔ قرآن وسنت سے واضح ہوتا ہے کہ پرہیزگاری اور احتساب نفس روزے کی حقیقی روح اور اس کا بنیادی مقصد ہے۔ حضور اکرمؐ کا فرمان ہے کہ ''جو شخص ایمان و احتساب کے جذبے سے شب قدر میں قیام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دے گا''۔ اس مہینہ میں ایک بندۂ مومن بھوک پیاس برداشت کرتا ہے، لوگوں کی کڑوی کسیلی باتوں پر خاموشی اختیار کرتا ہے، غیبت اور جھوٹ سے بچتا ہے۔

باقی صفحہ نمبر 44 پر

افکار نو کے پرچم

حج کی فضیلت

دانیال محمود نوری، کراچی

نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی طرح حج بھی اسلام کا ایک عظیم الشان رکن ہے۔ یہ صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ استطاعت کے باوجود اس کی ادائیگی میں بلا عذر تاخیر کرنے والا فاسق اور عذاب جہنم کا سزاوار ہے جو اس کی فرضیت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ حج بیت اللہ ایک عظیم عبادت ہے مساوات اسلامی کا ایک روح پرور اجتماع ہے۔ اس میں شاہ وگدا، بادشاہ ورعایا، امیر وغریب سب ایک لباس میں ایک ہی صورت و ایک ہی کیفیت اور ایک ہی میدان میں بحضور رب العالمین حاضری دیتے ہیں۔

"لبیک الھم لبیک" کی صدائیں لگاتے ہیں۔ حج مبارک کے موقع پر خوش عقیدہ مسلمان اپنے محبوب رحمت عالم ونور مجسم حضرت محمدؐ کے دربار میں خود حاضری دیتے ہیں اور دوسروں کو بھی دعوت دیتے ہیں۔

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو، کعبہ تو دیکھ چکے، کعبے کا کعبہ دیکھو، روضہ رسولؐ پر حاضری سرمایہ حیات ہے۔ یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہے کہ رحمت کائنات وفخر موجودات حضرت محمدؐ کے مزار مرکز انوار کی زیارت دین ودنیا میں سرخ روئی کا ذریعہ ہے۔ قبر انور کی زیارت افضل الاعمال ہے۔ میرے آقا ومولا حضرت محمدؐ کی قبر انور اور گنبد خضرا کی زیارت سے سفر کرنا مستحب بلکہ قریب الواجب ہے۔ پھر حج مبارک کے موقع پر بلا عذر ان کے دربار میں حاضری نہ دینا سخت محرومی ہے۔ یہاں کی حاضری تو قبول حج کے لیے ایک عظیم وسیلہ ہے۔

> حج بیت اللہ ایک عظیم عبادت ہے مساوات اسلامی کا ایک روح پرور اجتماع ہے۔ اس میں شاہ وگدا، بادشاہ و رعایا، امیر وغریب سب ایک لباس میں، ایک ہی صورت و ایک ہی کیفیت اور ایک ہی میدان میں بحضور رب العالمین حاضری دیتے ہیں۔

حج کے بارے میں حضرت علیؑ کی رائے:

نماز اور روزہ کے ساتھ ساتھ حضرت علیؑ سالانہ حج کو بھی بڑی اہمیت دیتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے دس حج کئے جس پر انہیں قبلۃ اللہ اور کعبۃ اللہ کے القاب سے نوازا جاتا ہے۔ اپنے بہت سے خطبوں میں انہوں نے لوگوں کو اللہ کے گھر پر ذوق وشوق سے حاضری دینے کی تلقین فرمائی۔ ان کے عہد خلافت میں دور دراز کے علاقوں سے کاروان مکہ میں آتے جن کے لیے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ہدایت ہوتی کہ ان کے آرام وآسائش کا ہر طرح سے لحاظ رکھا جائے اور انہیں کوئی تکلیف نہ ہو۔ ہر پڑاؤ پر انہیں مفت خوراک فراہم کی جاتی اور ان کے لیے دوا خانوں کا انتظام ہوتا۔ عازمین حج کے علاوہ دوسرے مسافروں کو بھی یہ سہولتیں مفت فراہم ہوتیں۔

آپؑ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ نے اپنے بندوں کا امتحان لینے کے لیے اپنا گھر پتھروں کا بنایا ہے جس میں حاضری انسان کے ایمان کو قوت بخشتی ہے۔ اللہ نے اپنا یہ گھر ریتلے صحرا میں بنایا ہے۔ جس کی مٹی بہت زیادہ سخت اور بنجر ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں تمہیں میلوں پانی نہیں ملے گا اور جہاں بڑی مشکل سے دشوار گزار چٹانوں کے درمیان سے راستے

بنائے گئے ہیں اس ریتیلے صحرا میں نہ کوئی سبزہ ہے نہ سبزی، اس کے گرد ونواح میں بھی ہو کا عالم ہے۔ یہاں کسی قسم کی زراعت نہیں ہو سکتی جس سے یہاں کے باشندے اپنا پیٹ پال سکیں۔ یہاں کسی قسم کے مرغزار نہیں کہ چوپائے زندہ رہ سکیں۔ یہاں بھیڑ، بکریاں اور گائے وغیرہ لاغر ہیں اور اونٹوں اور گھوڑوں کا فقدان ہے۔

اللہ نے اسی وجہ سے اپنے گھر کے لیے اس جگہ کا انتخاب کیا اور اپنے بندوں کو دنیا کے کونے کونے سے یہاں آکر حاضری دینے کا حکم دیا۔ اور آخر کار تھوڑے ہی عرصے میں یہ ریلی اور پتھریلی جگہ بنی نوع انسان کی ملاقات کی جگہ بن گئی۔ لوگ سمندر پار اور دور دراز کے علاقوں سے مشکل اور دشوار گزار راستوں کو طے کر کے اللہ کے گھر کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے یہاں آتے ہیں۔ وہ نہ جانے کیسے کیسے سربستہ رازوں سے آشنا ہو کر سرشار ہوتے ہیں۔ وہ اپنے خالق کی مدح و ثنا میں محو ہو کر اس کی عبادت کرتے ہیں۔ اپنے ذوق وشوق میں کسی سے پیچھے نہ رہتے ہوئے لوگ اپنی مالی استطاعت کی پروا کیے بغیر جوق در جوق اللہ کے سامنے حاضر ہوتے ہیں۔ کٹے ہوئے بالوں، بھدے لباسوں، ناتراشیدہ ناخنوں، آبلہ زدہ پاؤں اور بے دوختہ عباؤں میں ملبوس یہ زائرین اپنے مذہبی جوش اور ذوق وشوق کا اظہار کرتے ہیں۔ یہاں سب کا امتحان ہوتا ہے۔ اللہ نے تمام اہل ایمان کو ان تمام مصیبتوں کو صبر ورضا اور خوشی سے برداشت کرنے کا حکم دیا ہے۔ تا کہ وہ ان کے لیے ذریعہ نجات بن جائیں۔

اے لوگو! حج قریب ہے، آؤ ہم بھی اس میں حصہ لیں۔

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

بقیہ: عرفان صادق

عن محارمه و دليلها العلم قال عزوجل انما يخشى الله من عباده العلماء

(نفس کی سرکوبی اور اپنی طاعت وعبادت کو توفیق الٰہی کا نتیجہ جاننے کا) تمام تر انحصار اس بات پر ہے، کہ انسان اپنے پروردگار کے حضور سراپا نیاز وعجز واضطراب بن جائے اور صمیم قلب سے خشوع وخضوع کو اپنائے اور اس توفیق کی کلید خدا تعالیٰ کی طرف راجع ہونا اور توبہ کرنا، دنیوی امیدوں اور آرزوؤں کو مختصر کرنا، موت کو ہمیشہ یاد رکھنا، اور قیامت کے روز پروردگار کے حضور پیش ہونے کی فکر کرنا ہے۔ کیونکہ جب آدمی اللہ تعالیٰ کے حضور راجع ہو کر صدق دل سے توبہ کرتا ہے اور اپنی عاجزی اور نیازمندی کا اظہار کرتا ہے" تو وہ اپنے آپ کو ہوا وہوس کے زندان سے رہائی دلاتا ہے اور اپنے باطنی دشمن یعنی نفس کے مکر وفریب اور دشمنی سے نجات حاصل کرتا ہے، اور نفس کی تادیب سے راستے کے خطرات اور گمراہی کے خوف سے محفوظ و مامون ہو جاتا ہے۔

اور جب کہ توفیق الٰہی ہی قرب الٰہی کا وسیلہ ہے، سالک کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی پر غور کرے اور کل عمر کو ایک دن کی مہلت جانے، جیسا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دنیا کی زندگی ایک ساعت سے زیادہ نہیں، پس اس ایک ساعت کو خدا تعالیٰ کی طاعت وبندگی میں گزار۔ اور اس فکر کا تقاضا یہ ہے کہ انسان خلق دنیا سے کنارہ کش ہو کر خلوت اختیار کرے اور تفکر پر مداومت کرے۔ اور خلوت نشینی کی راہ اپنانے کا انحصار دل کی قناعت اور غیر ضروری اسباب معاش کی جستجو ترک کرنے پر ہے اور تفکر پر مداومت کی بنیاد فراغت پر ہے اور فراغت کا دار ومدار زہد پر ہے اور زہد تقویٰ اور پرہیزگاری سے پیدا ہوتا ہے اور تقویٰ کا راستہ یہ ہے کہ خدا کا خوف اور خشیت غالب رہے اور خشیت کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت کے روبرو اس کے اوامر ونواہی کی پابندی کرے اور خلوص نیت سے عبادت وبندگی بجالائے اور اس کے منع کردہ امور کے باب میں خوف وحذر سے کام لے اور اس حالت کی رہنمائی علم سے ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بندوں میں اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ علماء ہی ڈرتے ہیں۔

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

افکار نو کے پرچم

ہے تصوف کا صحیح عنوان نوائے صوفیہ

مھدی فیروز غورسیوی

نوائے صوفیہ کے مشہور شاعر ایم یٰسین منیر کریسوی کے اس مصرعے میں ایک تابناک حقیقت، عمدہ صداقت اور ایک مکمل نظریہ پیش کیا ہے۔ منیر نے نہایت ہی جامعیت، خوبصورتی، فکر عمل اور شوق تبلیغ سے نوائے صوفیہ کی بہترین کارکردگی اور شہرت کو سمیٹ لیا ہے۔ شعر یوں ہے۔

ہے تصوف کا صحیح عنوان نوائے صوفیہ
عارفوں اور صوفیوں کی شان نوائے صوفیہ



یہ جریدہ مسلک صوفیہ نوربخشیہ پر اعتقاد رکھنے اور شاہ سید محمد نوربخشؒ کی تقلید کرنے والوں کے لیے ایک سنہری کوکب ہے اس میں "نوا" کے معنی آواز اور "صوفیہ" کے معنی صوفیوں یا عارفوں کا گروہ ہے پس نوائے صوفیہ کے معنی ہیں صوفیوں کی آواز۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ صوفیہ کس شخص کو کہا جاتا ہے؟ اگر ہم حضرت غوث المتاخرین شاہ سید محمد نوربخش نوراللہ مرقدہ کے پیروکار ہونے کے ناطے سے انہی کی تصنیف کی ہوئی کتابوں اور رسالوں پر مکمل یقین رکھتے ہیں اور انہی کتابوں اور رسالوں پر عمل کرتے ہوئے اپنے دل کو بغض، حسد، اور غیبت سے پاک رکھتے ہوئے اپنے فرائض پورا کریں تو ہم صوفی کہلائیں گے۔ جبکہ دوسرے مفہوم میں صوفی اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کا دل تمام ناپاک جذبوں سے پاک صاف ہو اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کے حضور رکوع و سجود کرتا ہو۔ بظاہر میں نوائے صوفیہ ایک رسالہ ہے جس میں کچھ مضامین کے سوا اور کچھ نہیں۔ اگر کسی ان پڑھ سے اس رسالے کے بارے میں دریافت کرے تو سفید پیپر پر کالی سیاہی کے نشانات کے سوا کچھ نہیں دکھا سکتا۔ لیکن دل اور جان سے یقین رکھنے والوں کے لیے یہ ایک موتی سے کم نہیں۔ جس طرح موتی بننے کے لیے قطرے کو صد کام نہنگ سے گزرنا پڑتا ہے اسی طرح اس دلچسپ رسالے کو بھی موتی بنانے کے لیے کئی مشکل مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ تب کہیں ہم نوائے صوفیہ کو ہاتھ میں لینے کے قابل ہوجاتے ہیں۔ یہ فطرت پر غور وفکر کرنے اور معلومات کے تشنہ لوگوں کے لیے ایک معلوماتی خزانہ ہے۔ اگر کسی شخص یا قاری کو خصوصی لگاؤ ہو تو نوائے صوفیہ کے ہر شمارے میں نظم، حمد، نعت، مدح یا پھر اشعار ضرور شائع کراتا ہے۔ اس طرح اگر کوئی باذوق قاری شرعی مسائل کی آگاہی سے نابلد ہو تو شرعی مسائل کا حل ہر شمارے میں "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے عنوان سے نوائے صوفیہ میں شائع ہوتا ہے۔ اسی طرح علمی، یا لیکچرز

کو تعلیمی امور میں گائیڈ لائن کی ضرورت ہو تب بھی نوائے صوفیہ کے ذریعے معلومات و حقائق دستیاب ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس رسالے کو ناپسند کرنے والے لوگ بھی اب آہستہ آہستہ اس کے گرویدہ ہو رہے ہیں۔ کیونکہ اس میں اب ایسی باتیں درج ہو رہی ہیں جو کہ خود بخود ایک بے ذوق قاری کے دل کو بھی لبھالیتی ہیں۔

یہ رسالہ بلتستان کے معیاری، سبق آموز اور مشہور رسالوں میں ایک کلیدی کردار ادا کرنے والا رسالہ ہے۔ کیونکہ اس جریدے کے تمام مضامین سبق آموز اور دل ربا ہوتے ہیں اور یہی ایک اہم رسالہ کی بنیادی پہچان اور ایڈیٹر کی شبانہ جدوجہد او سمجھ بوجھ کی علامت ہے۔ نوائے صوفیہ کا ایک کلیدی مقصد حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ اور حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کے پیغامات اور احکامات کو باذوق قارئین کے ذریعے جگہ جگہ عام کرنا اور زمانہ قدیم کے فرسودہ رسوم و رواج کا مکمل خاتمہ کرنا ہے۔ کیونکہ جہالت علم و آگاہی، تحقیق و تجسس اور تخلیق و تنقید سے مٹتی ہے۔ جہاں مطالعے سے شغف رکھنے والے اہل نوربخشیہ کا ایمان اور اعتقاد اب فقہ الاحوط، اُصول اعتقادیہ، تحفۃ الاحباب، تاریخ بلتستان، اور نوائے صوفیہ کی طرف بڑھ رہا ہے تو دوسری جانب اہل علم حضرات محسنین نوربخشیہ بالخصوص چیف ایڈیٹر نوائے صوفیہ علامہ محمد بشیر، ڈاکٹر غازی محمد نعیم، غلام حسن حسنو، شفیع مطہری، مفتی اعظم محمد عبداللہ، مدرس غلام رضا، الحاج فقیر محمد ابراہیم اور لیگل کمیٹی نوربخشیہ کراچی کے چیئرمین غلام محمد خان وغیرہ کی دینی خدمات اور بلند جذبات کو خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں۔

میں اس چھوٹے سے مضمون کی وساطت سے نوائے صوفیہ کے قارئین سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ نوائے صوفیہ اُدھار لے کر اس ادارے کو دھوکہ دینے کی کوشش بالکل نہ کریں۔ تاکہ یہ جریدہ روز بروز ترقی کی منازل طے کر سکے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محسنین نوربخشیہ کو مزید زندگی عطا فرمائے، قلمکاروں کے قلم میں مزید طاقت عطا فرمائے اور قارئین نوائے صوفیہ کو اس رسالے سے استفادے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین!

بقیہ: انقلاب تصور دین اور هم فکر اقبال کی روشنی میں

اور مزید فرمایا اس وقت تعداد میں تم بہت زیادہ ہو گے اور تمہاری مثال جھاگ کی سی ہوگی۔ جسے سیلاب بہالے جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ دشمن کے دلوں سے تمہارا رعب و دبدبہ چھین لے گا اور تمہارے دلوں میں وہن پیدا کرے گا۔ پوچھا گیا کہ وہن کیا ہے؟ فرمایا: حب الدنیا و کراہیۃ الموت دنیا کی محبت اور موت سے نفرت دنیا کی محبت اور موت سے کراہت وہن منافی جذبہ ایمانی ہے جو ہمارے دلوں کی بیماری اور روحانی موت کا باعث ہے۔ اسلام کا رکن اول کلمہ توحید ان کا علاج ہے۔ جب کوئی انسان اپنے خالق و مالک معبود حقیقی کیساتھ عہد و پیمان بندگی استوار کر لیتا ہے تو اس کی گردن تمام معبودان باطلہ کی غلامی سے آزاد ہو جاتی ہے۔ (جاری ہے۔۔۔)

﴿مضمون نگاروں سے گزارش﴾

نوائے صوفیہ میں اشاعت کے لیے صرف ان **علمی مضامین** کو اولیت دی جائے گی جو **محنت** اور **عرق ریزی** سے تیار کئے گئے ہوں۔ ہر مضمون کے ساتھ **ماخذ کتب کا حوالہ** دینا ضروری ہوگا۔ ورنہ مضمون **نا قابل اشاعت** قرار پا سکتا ہے۔

نوائے صوفیہ کے لیے ارسال کئے جانے والے **مضامین** کا رسالے کے بنیادی **نصب العین** یعنی احیائے **تصوف** اور اتحاد بین المسلمین سے **ہم آہنگ** ہونا ضروری ہے۔

(ادارہ)

افکار نو کے پرچم

اسلام کے نام شاہ روم کے سوالات

ترتیب: غلام محمد دلبر، کھرکوہ، لاہور

حضرت عمرؓ کے پاس شاہ روم نے کچھ سوال لکھ کر بھیجے۔ حضرت عمرؓ نے سوال صحابہ کے آگے پیش کیے لیکن ان میں سے کوئی جواب نہ دے سکا۔ پھر انہوں نے وہ سوالات حضرت علیؓ کی خدمت میں پیش کیے۔ آپ نے فوراً بہترین جواب دیے جن سے بہتر کوئی جواب نہیں ہو سکتا تھا۔

س۱: وہ کون سی چیز ہے جو اللہ نے خلق نہیں کی؟

ج: آپ نے اس کے جواب میں لکھا کہ وہ شے جس کو اللہ نے خلق نہیں کیا وہ قرآن ہے۔ کیونکہ یہ اس کا کلام ہے اور اس کی ایک صفت ہے۔ اسی طرح دوسری آسمانی کتابیں اس کی مخلوق ہیں کیونکہ خداوند عالم قدیم ہے اس کی صفات بھی قدیم ہیں۔

س۲: وہ کون سی چیز ہے جسے اللہ نہیں جانتا؟

ج: آپ نے فرمایا! جو اللہ نہیں جانتا وہ بات ہے جس کو تم اللہ کے لیے ثابت کرتے ہو اور کہتے ہو کہ اللہ کا بیٹا ہے، بیوی ہے، اور شریک ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے نہ تو کسی کو اپنا بیٹا بنایا اور نہ کوئی اس کا شریک ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا۔

س۳: وہ کون سی چیز ہے جو اللہ کے پاس نہیں؟

ج: آپ نے جواب میں لکھا۔ جو چیز اللہ کے پاس نہیں وہ ظلم ہے۔

س۴: وہ کون سی چیز ہے جو پوری کی پوری دہن ہے؟

ج: آپ نے فرمایا: وہ چیز جو ہمہ دہن ہے وہ آگ ہے جو چیز اس میں ڈال دی جائے اس کو کھا جاتی ہے۔

س۵: وہ کون سا مرد ہے جس کا کوئی خاندان نہیں؟

ج: فرمایا: وہ شخص جس کا کوئی خاندان نہیں وہ حضرت آدمؑ ہے۔

س۶: وہ کون سی چیزیں ہیں جو ماں کے رحم میں نہیں رہیں؟

ج: آپ نے فرمایا ہے چار چیزیں ہیں جو ماں کے رحم میں نہیں رہیں۔ وہ عصائے حضرت موسیٰؑ، حضرت ابراہیمؑ کا مینڈھا، حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ ہیں۔

س۷: وہ کونسی چیزیں ہیں جو سانس تو لیتی ہیں لیکن اس میں جان نہیں؟

ج: ارشاد فرمایا: وہ چیز جو بغیر روح کے سانس لیتی ہے وہ صبح ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنی پاک کلام میں ارشاد فرماتا ہے ''صبح کی قسم'' جبکہ وہ سانس لیتی ہے۔

س۸: وہ کونسا مسافر ہے جس نے ایک دن سفر کیا؟

ج: آپ نے فرمایا: وہ مسافر جس نے ایک دن سفر کیا وہ طور سینا ہے۔

س۹: وہ کونسی جگہ ہے جہاں ایک مرتبہ سے زیادہ سورج طلوع نہیں ہوا؟

ج: وہ جگہ جہاں سورج ایک مرتبہ چمکا وہ اس سمندر کی زمین ہے جس کو خداوند کریم نے حضرت موسیٰؑ کے لیے راستہ بنایا۔

س۱۰: وہ کونسا درخت ہے جو بغیر پانی کے روئیدہ ہوا؟

ج: وہ درخت جو بغیر پانی کے روئیدہ ہوا وہ شجر یونسؑ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''ہم نے یونسؑ پہ درخت کو اگایا''

س۱۱: آپ کا ایمان ہے کہ جنت کے لوگ کھائیں پئیں گے لیکن بول و براز نہیں کریں گے۔ دنیا میں اس کی کوئی مثال ہو تو بتائیں؟

ج: آپ نے فرمایا: اہل جنت کی غذا کی مثال دنیا میں اس بچے کی ہے جو شکم مادر میں اپنی ناف کے ذریعے کھاتا پیتا ہے لیکن پیشاب و پاخانہ نہیں کرتا۔

سائنس کی دنیا

تسبیح..... جسے ہم نہیں سمجھتے

مظفر علی آخوند

القرآن (ترجمہ:) ''ساتوں آسمان اور زمین اور جو بھی ان میں ہے اسی (اللہ) کی تسبیح کر رہے ہیں۔ ایسی کوئی چیز نہیں جو اسے پاکیزگی اور تعریف کے ساتھ یاد نہ کرتی ہو۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ تم اس کی تسبیح سمجھ نہیں سکتے۔ وہ بڑا بردبار اور بخشنے والا ہے۔''

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے بہت واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ کائنات کی ہر شے اسی کی تسبیح اور حمد وثنا کر رہی ہے۔ علاوہ ازیں اس نظام قدرت کی بہت سی چیزیں ایسی بھی ہیں جس کی تسبیح کو ہم نہیں سمجھ سکتے۔ انسان تو اشرف المخلوق ہے پھر بھلا ایسی کونسی تسبیح ہے جو اس کی سمجھ سے باہر ہو؟

اس پیرایۂ بیان سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ بات صرف زبانی کلامی تسبیح اور حمد وثناء کی نہیں بلکہ اس کا زیادہ تعلق عمل سے ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نظام قدرت کے بہت سے پوشیدہ اور عیاں پہلوؤں کو مکمل طور پر سمجھنا، آج بھی ہمارے بس سے باہر ہے۔ تاہم اس کی ایک سرسری کوشش سائنسی انداز نظر اختیار کرتے ہوئے اس تسبیح کو کسی حد تک سمجھا جا سکتا ہے۔ کائنات کتنی بڑی ہے؟ کوئی نہیں جانتا۔ اب تک کے سائنسی اندازوں کے مطابق کائنات کا قطر ۲۷ ارب نوری سال سے لے کر ۳۰ ارب نوری سال تک ہو سکتا ہے۔ یاد رہے کہ یہ بھی ایک اندازہ ہے جس کے مکمل طور پر درست یا غلط ہونے کی کوئی ضمانت نہیں۔ اس کائنات میں کتنی کہکشائیں ہیں؟ ہم نہیں جانتے۔ تاہم ٦١ ۔ بارے میں بھی سائنسی اندازہ یہ بتاتے ہیں کہ کائنات میں ، تعداد ۴۰۰ کھرب تک ہو سکتی ہے۔ لیکن ایک بات جو

تقریباً یقین کے حد تک طے ہے وہ یہ ہے کہ ہماری کائنات مادہ، توانائی اور ان سب پر لاگو ہونے والے قوانین طبیعیات کا بے ہنگم مجموعہ ہرگز نہیں بلکہ اس میں انتہا درجے کا نظم وضبط اور توازن پایا جاتا ہے۔

بیسویں صدی کا سب سے عظیم سائنسدان قرار پانے کے باوجود، آئن اسٹائن بہت مذہبی انسان رہا۔ اور خدا پر اس کا ایمان بھی غیر متزلزل رہا۔ ایک بار کسی مشہور فلسفی نے اسے خط میں لکھا۔ مجھے حیرت ہے کہ تم اتنے عظیم سائنسدان ہو لیکن پھر بھی خدا کو مانتے ہو۔ جواباً آئن اسٹائن نے تحریر کیا۔ میں سائنسدان ہوں اسی لیے خدا کو مانتا ہوں، تم خدا کو صرف اس لیے نہیں مانتے کیونکہ تم فلسفی ہو۔ کائنات کے اس غیر معمولی نظم وضبط کو دیکھ کر ایک ماہر فلکیات نے کہا میں دہریہ ہو جاتا اگر کائنات میں اتنا حسن موجود نہ ہوتا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ کائنات میں جس قدر توازن اور جتنی ہم آہنگی اور جس درجہ نظم وضبط موجود ہے اسے دیکھ کر بے اختیار نہ صرف کسی ایک خالق کی طرف ذہن جاتا ہے بلکہ یہ احساس بھی جنم لیتا ہے کہ جیسے قوانین فطرت کی پاسداری کرتے ہوئے کائنات کا ذرہ ذرہ اپنے خالق کی حمد وثناء اور تسبیح میں مصروف ہے اور شاید یہی وہ تسبیح بھی ہو جسے ہم نہیں سمجھ سکتے۔

(بشکریہ گلوبل سائنس، دسمبر ۲۰۰۷ء، ص۱)

غنچہ ہائے نو شگفتہ

بچوں کا نوائے صوفیہ

ظفر علی آخوند

بچوں کی ذہانت

❁ ہارون الرشید کے پاس اس کا ایک چھوٹا بچہ لایا گیا جس کی عمر چار سال تھی۔ ہارون الرشید بادشاہ نے بچہ سے پوچھا تمھیں جو چیز پسند ہے مانگو دوں گا۔ بچہ نے برجستہ جواب دیا آپ کا حسن تدبیر۔ بادشاہ حیران رہ گیا۔

❁ ایک بچہ ایک محفل میں کھانا کھا رہا تھا رونا شروع کر دیا۔ ارباب محفل نے کہا کہ بچے کیوں روتے ہو؟ بچہ بولا کھانا گرم ہے۔ ارباب مجلس بولے تھوڑی دیر رک جاؤ تاکہ ٹھنڈا ہو جائے بچہ بولا تم لوگ اسے نہیں چھوڑو گے۔

❁ فرزدق نے ایک بچے سے کہا کہ کیا تو خوش نہ ہوگا کہ میں تیرا باپ بن جاؤں بچہ نے کہا کہ نہیں۔ آپ اگر میری ماں بن جائیں تو میرے والد آپ کی مزیدار باتوں سے لطف اندوز ہوں گے۔

❁ خلیفہ معتصم باللہ ایک مرتبہ خاقان کی عیادت کے لیے گئے۔ وہاں خاقان کا چھوٹا بچہ فتح موجود تھا۔ خلیفہ نے پوچھا بچے کونسا مکان اچھا ہے۔ بادشاہ کا یا تمھارے باپ کا؟ بچہ بولا جب بادشاہ میرے والد کے گھر ہوں تو میرے والد کا مکان اچھا ہوگا۔

❁ خلیفہ نے ایک نگینہ دکھا کر کہا کہ اے فتح اس نگینہ سے بہتر بھی دیکھا ہے؟ وہ بولا جی ہاں وہ ہاتھ جس میں یہ نگینہ ہے۔

(سائرہ روزی، کھرسموں)

❁☆❁☆❁

دوستی

❁ دوستی اور محبت اس مرغابی کی طرح نہیں کرنا چاہیے کہ پانی خشک ہونے پر اڑ جائے۔ بلکہ اس پھول کی طرح کرنا چاہیے جو وفا اور دوستی کے حسین تحفے کو نبھاتے ہوئے مرجھا جائے۔

❁ دوست کو دولت سے نہیں اس کے اخلاق سے پہچانو۔

❁ ہر شخص سچے دوست کی تلاش میں رہتا ہے مگر خود کبھی سچا نہیں بنتا۔

(محمد افضل بلغاری، کلاس ششم)

❁☆❁☆❁

پہیلیاں

۱۔ خوب چلاؤ چلتا جائے پیاسا ہو تو رک جائے۔

۲۔ دنیا میں عجیب میل ہے کسی کی ضرورت کہیں کھیل ہے۔

۳۔ ساتھی اس کا جو بھی ہوگا آنکھ سے کانا وہ بھی ہوگا۔

۴۔ کرنے آئے من کی بات جو بھی دیکھے مارے ہاتھ۔

۵۔ الٹا ہے تو دال کا نام سیدھا ہے تو ملک کا نام۔

۶۔ خوب چلے جب چلتا جائے، تھک جائے تو لوٹ آئے۔

۷۔ جگمگ موتی تھال بڑا ہے، الٹا سر پر آن پڑا ہے۔

۸۔ چلتا ہے تو تھکتا نہیں پر ہیں لیکن اڑتا نہیں۔ (جوابات آخر میں)

(فرزانہ بتول، مدرسہ شاہ ہمدان علی پور)

پھولوں جیسے لفظ

❁ ہم اگر کسی معاملے میں کسی شخص سے مشورہ بھی کرتے ہیں تو محض اس لیے کہ اگر نتیجہ توقع کے برخلاف نکلے تو اسے مورد الزام ٹھہرایا جا سکے۔

❁ کبھی کبھی کسی چیز کی بہت خواہش ہوتی ہے مگر جب وہ ملتی ہے تو انسان خواہش کو تلاشتا پھرتا ہے۔ (کوثر اسحاق، نجم منجگراس اسلام آباد)

۱۔ پہیہ ۲۔ [illegible] ۳۔ بندوق ۴۔ مچھر

۵۔ [illegible] ۶۔ لٹو ۷۔ آسمان ۸۔ پنکھا

اقوال امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ:

☆ اللہ کی محبت اور بہشت کے اشتیاق کی یہ علامت ہے کہ انسان کو طاعات کی مشقت پر جبر اور حوصلہ ہو۔

☆ اکابرین دین اور ارباب یقین روانی عمر کو سوز ریاضت سے تازہ رکھتے ہیں۔

☆ افسوس کہ زمین و آسمان، سورج اور چاند مولا پاک کے حکم سے سامنے سر جھکاتے ہیں مگر یہ چھوٹا سا انسان ان سب باتوں کو کرسکتا ہے مگر عمل نہ دارد۔

☆ اے عزیزو کوشش کرو کہ گلزار الہی کے پھولوں کی لپٹیں تمہاری روح کے دماغ کو معطر اور معنبر کریں۔

☆ جس شخص کی آنکھوں کی ٹھنڈک بیوی، فرزند، نوکر چاکر، مال واسباب اور مرتبے کی زیادتی اور سلامتی پر منحصر ہو وہ ہرگز خلوص عبادت کی لذت حاصل نہیں کرسکتا۔

☆ دنیا کا مال دراصل آخرت کا توشہ ہے فخر اور تکبر کے واسطے نہیں بنایا گیا۔

☆ جو چیز محبوب ہوتی ہے وہی معبود بن جاتی ہے۔

☆ بندے کی سعادت کی شان یہ ہے کہ وہ اپنے عیبوں سے واقف ہو۔

☆ اللہ والے غیریت سے ہر ایک امر میں بھاگتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو اللہ والا ہی رکھنا چاہتے ہیں۔

☆ جو شخص کمالات دینی ودنیاوی میں سے کچھ حاصل کر لیتا ہے۔ اللہ پاک کی عنایتوں کے زوال کے خوف سے وہ بے فکر ہوتا ہے اور خوشی کا حصول اس پر غالب ہوتا ہے۔

☆ دنیا بیابان ازل وابد کے درمیان ایک منزل ہے۔

(نثار راہی سرموی)

اقوال صوفیاء

علم وعرفان کے یہ بے بہا موتی کتاب ''شجرۃ الاولیاء'' مولفہ غوث المتاخرین شاہ سید محمد نوربخشؒ سے چنے گئے ہیں۔

☆ تصوف یہ ہے کہ آدمی حقائق کو جان لے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اُس سے بے نیاز ہو جائے۔ (شیخ معروف کرخیؒ)

☆ تصوف تین معانی پر مشتمل ہے۔ صوفی وہ ہے کہ جس کا نور معرفت پرہیزگاری کے چراغ کو گل کرنے کا باعث نہ بنے اور کوئی ایسا باطنی کلام نہ کرے جو کلام مجید کے برعکس ہو اور کرامات اُسے ارتکاب حرام پر آمادہ نہ کریں۔ (شیخ سری سقطیؒ)

☆ طریقت کے راستے میں ولی چاہے جتنی کوشش کرے اور اس کا رتبہ چاہے جتنا بلند ہو جائے اس کی روح کو وہ معراج حاصل نہیں ہوگا۔ جو نبیؐ کے جسم کو حاصل ہوا تھا۔ پس ولی کی روح کی انتہائے ولایت جسم نبیؐ کے مشابہ ہے۔ اور طریقت میں ولایت کی انتہا و نبوت کی ابتدا ہے۔ (شیخ علاؤالدولہ سمنانیؒ)

☆ اپنے بیضہ دل پر اس طرح بیٹھ گویا کہ تو ایک پرندہ ہے کیونکہ اسی طرح سے تو صاحب حال ہو جائے گا۔ (خواجہ اسحاق ختلانیؒ)

☆ تصوف محبوب کے دروازے پر ڈیرہ جمانے کا نام ہے چاہے وہ (سائل) رخصت کرے۔ (شیخ ابوعلی رودباریؒ)

☆ اللہ تعالی کی طرف جانے والے راستے لوگوں کے انفاس کی تعداد کے برابر ہے۔ (امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ)

(اصغر علی ختلاوی، محمود آباد کراچی)

اقوال زرین

☆ اے جوانو! جوانی میں کام کرو پیشتر اس کے کہ بڑھاپا آجائے اور تم ضعیف ہو جاؤ۔

☆ محبت بندے کو ایسا کر دیتی ہے کہ شمشیر وسناں کی اذیت بھی اسے محسوس نہیں ہوتی۔

☆ تصوف ایک ایسی صفت ہے جس میں بندہ قائم ہے یہ حقیقتاً خدا کی صفت ہے لیکن رسمی طور پر بندے کی صفت بن جاتی ہے۔

☆ تصوف ایک ایسی حقیقت ہے جس کی کوئی ظاہری رسم نہیں ہے۔

☆ صوفی وہ ہے جو اپنے عدم کے بعد موجود نہ ہو اور اپنے وجود کے بعد معدوم نہ ہو۔ (جاوید اختر بلغاری)

❁☆✿☆❁

باقی صفحہ 46 پر

فقہی مسائل

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

(شریعت محمدیہ کی روشنی میں)

علامہ محمد بشیر

اس عنوان کے تحت ادارے کو موصول ہونے والے مفید ترین سوالات کے جوابات شائع کیے جاتے ہیں۔ بعض سائلین کے سوالات غیر مفید ہوتے ہیں۔ ایسے سوالات کے جوابات عموماً شائع نہیں کیے جاتے۔ اس طرح سے بعض کے سوالات غیر مفید ہونے کے ساتھ ساتھ غیر ضروری بھی ہوتے ہیں اور بعض سوالات میں فرقہ واریت کی بُو پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ایسے سوالات نظر انداز کیے جاتے ہیں یا ضروری ہو تو سائل کے نام پر بذریعہ ڈاک جواب سوال ارسال کر دیا جاتا ہے۔

اس دفعہ محترم محمد حنیف حنیف مدرس گولڈ میڈلسٹ کے ارسال کردہ سوالات کے جوابات شائع کیے گئے ہیں۔ محترم حنیف صاحب آپ کی طرف سے یاد دہانی کے طور پر موصول ہونے والے خط سے پتہ چلا کہ آپ کا کوئی کلام وغیرہ اشاعت پذیر ہونے سے رہ گیا اور آپ نے شکایت بھی کی ہے۔ اگر جان بوجھ کر ہماری طرف سے کوتاہی ہوئی ہو تو ہم دل سے معذرت خواہ ہیں۔ اگر کاغذات کے ڈھیر میں وہ پوشیدہ ہے تو ہم اسے آئندہ شائع کریں گے ان شاء اللہ۔ آپ کو کسی قسم کی ذہنی کوفت وغیرہ کا سامنا کرنا نہیں پڑے گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ محترم گولڈ میڈلسٹ صاحب کی طرف سے بھیجے گئے سوالات کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

سوالات و جوابات:

سوال نمبر 1. چوری شدہ لکڑی کو واپس کرنے کے لیے کسی مالک کا کوئی پتہ نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب نمبر 1. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ چوری شدہ لکڑی خواہ جس قدر بھی ہو، اصل مالک کا پتہ نہ ہونے کی صورت میں مالک کے نام پر فروخت کر کے قیمت کو خیرات کرنا شرعاً بہتر ہے۔ اگر لکڑی کا محافظ شرعاً غنی نہ ہو تو وہ خود لکڑی کو خیرات کے طور پر استعمال کر سکتا ہے۔

سوال نمبر 2. گھر کے بالکل ایک حصہ میں بند گٹر ہے۔ اس کی سطح پر مذہبی اعمال کی بجا آوری کیسی ہے؟

جواب نمبر 2. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ گھر کے کسی حصہ میں بنائے گئے گٹر بالکل بند ہو اور کسی قسم کی بدبو وغیرہ کا فقدان ہو تو اس کی سطح پر مذہبی رسوم کی بجا آوری میں کوئی حرج نہیں بلکہ شرعاً جواز حاصل ہے۔

سوال نمبر 3. فقہ الاحوط کی رو سے متعہ کی شرعی حقیقت کیا ہے؟

جواب نمبر 3. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ مجموعہ شریعت محمدیہ فقہ الاحوط کی رُو سے متعہ مہر حاضر کی صورت میں کسی مدت معینہ کے لیے کیا جانے والا وقتی نکاح کا نام ہے جو شرعاً روا ہے۔ اسے عقد منقطع کا نام دیا جاتا ہے۔ جو عقدِ دائمی کی طرح بالکل مکمل نکاح ہے۔

سوال نمبر 4. فقہ الاحوط کی رُو سے خرگوش کی کونسی قسم حلال ہے؟

جواب نمبر 4. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ فقہ الاحوط میں خرگوش کو حلال گوشت جانوروں کی فہرست میں گنا گیا ہے وہاں پر کوئی مزید تفصیل نہیں ہے۔ مگر تحقیق عمیق سے پتہ چلا ہے کہ خرگوش کی وہ قسم حلال ہے جس کی ٹانگیں بکری کی ٹانگ کی طرح سُم دار ہوتی ہیں۔ جس خرگوش کی ٹانگیں بلی کی ٹانگوں کی طرح پنجہ دار ہو وہ خرگوش حلال گوشت جانوروں کی فہرست میں نہیں آئے گا۔

سوال نمبر 5. ڈاک خانہ میں فکسڈ کی گئی رقم پر ملنے والی رقم کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟

جواب نمبر 5. بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ ڈاک خانے میں یا کسی بینک میں فکسڈ کردہ رقم پر ملنے والا نفع شرعاً سود کے زمرے میں آتا ہے اور سود شرعاً حرام ہے۔

سوال نمبر 6. سرکاری ملازم کی جی پی فنڈ پر منافع چڑھا کر دی جانے والی رقم کی کیا حیثیت ہے؟

جواب نمبر 6. بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ سرکاری ملازم کے جی پی فنڈ پر منافع چڑھا کر ملنے والی رقم کی حیثیت شرعاً سود کی سی ہے گویا سوال نمبر ۵ اور ۶ کے جوابات بالکل یکساں ہیں۔

سوال نمبر 7. اندھی بوڑھی عورت کے لیے نماز کی بجا آوری میں سمت قبلہ کے آگے پیچھے ہونے پر کیا نتیجہ برآمد ہوگا؟

جواب نمبر 7. بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ بوڑھی عورت جو اندھی بھی ہو وہ جب نماز پڑھنے لگ جاتی ہے تو سمتِ قبلہ کے آگے پیچھے ہونے کا امکان یقینی ہوتا ہے۔ لہٰذا اندھی بوڑھی عورت کی نماز کی صحت پر کوئی برا اثر نہیں پڑے گا۔ اُس کی نماز شرعاً درست تصور ہوگی۔

سوال نمبر 8. ماہ رمضان کے دوران آدمی کو دن کے وقت سونے میں احتلام لاحق ہو جائے تو کیا روزہ متاثر ہوگا؟

جواب نمبر 8. بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ وہ نیند کے بیدار ہونے پر غسل بجالائے اس کا روزہ شرعاً متاثر نہیں ہوگا۔

سوال نمبر 9. مسنون نمازوں میں سہو پر سجدہ سہو پر اکتفا کرنا بہتر ہوگا یا نماز کو ازسرِ نو بجالانا بہتر ہوگا؟ (سائل: قمر عباس دلشاد سینو والے)

جواب نمبر 9. بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ مسنون نمازوں میں سہو ہونے پر سجدہ سہو پر اکتفا کرنا بھی جائز ہے اور نماز کو ازسرِ نو بجالانے کی صورت بہتر ہے۔

اُمید ہے کہ محترم حنیف اور محترم قمر عباس صاحبان اپنے اپنے سوالات کے جوابات سے مطمئن ہوں گے۔

❀☆✿☆❀

ضروری اطلاع

تمام سائلین سے گزارش ہے کہ اپنے سوالات صاف اور واضح الفاظ میں علیحدہ کاغذ پر لکھ کر نوائے صوفیہ کو ارسال کریں تاکہ سوالوں کا بروقت جوابات دینا ممکن ہو نا مکمل اور مضامین کے ساتھ ایک ہی کاغذ پر لکھے گئے سوالات کا جواب دینا ممکن نہیں ہے۔ سائلین سوالات کے ساتھ اپنا مکمل نام، پتہ اور فون/ موبائل نمبر ضرور تحریر کریں۔

(ادارہ)

بقیہ: تفکر و تذکر

کو تمہارے لیے آراستہ بنا کر پیش کرے۔ گویا بدعات کی حوصلہ افزائی کرنے والا بُرا ساتھی قرار پاتا ہے۔ پس بدعات کی حوصلہ افزائی کرنے والا بھی اور بدعات پر عمل پیرا رہنے والا بھی دونوں اہل بدعت میں شمار ہوتے ہیں۔ بدعتی کا انجام سب کو خوب معلوم ہے۔ دعوات صوفیہ میں بھی مذکور ہے کہ: إِنَّ أَهْلَ الْبِدَعِ كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ۔

جناب امیرؒ کے فرمان گرامی پر غور کرو، کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور کہاں کا راستہ اختیار کر رہے ہیں۔ راستہ ہے ناری کا اور ہم اُسے نوری کا راستہ قرار دینے کی سنگین غلطی پر نازاں نظر آتے ہیں۔

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

❀☆✿☆❀

اخبار تصوف

دُنیائے تصوف کی خبریں

غلام محمد شاہین سرموی

ایم اے اکنامکس، ایم بی اے

کیڈٹ کالج سکردو میں نوربخشی طالب علموں کا اعزاز

گلگت بلتستان کے مشہور تعلیمی ادارہ جو پاکستان کے کیڈٹ کالجز میں تیسرے نمبر پر آتا ہے۔ ۱۹۹۳ میں اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور ۲۰۰۱ میں تعلیمی سفر کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد سے کیڈٹ کالج سکردو پورے پاکستان کے لیے قابل قدر رہنما پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا آرہا ہے۔

جہاں کالج کے طلبہ نے اپنی قابلیت کا لوہا منوایا وہاں اہل نوربخش بھی پیچھے نہیں رہے۔ پہلی انٹری میں عبدالکریم ہیں جو اس وقت انجینیرنگ کر رہے ہیں کالج لائف کے دوران انہوں نے فن ظرافت میں کمال حاصل کیا۔ جو آج تک کسی کو حاصل نہیں ہوئی۔ اس طرح ایک اور چمکتا ستارہ شاہد علی حیدری تعلیمی اور کھیلوں کے میدان میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھا۔ وہ اس وقت پاک فوج میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

دوسری انٹری میں شجاعت علی نے نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی اپنا لوہا منوایا۔ وہ بھی اس وقت ملٹری اکیڈمی کاکول میں کمیشن آفسر کی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

تیسری انٹری میں اہل نوربخشی کے طلبہ آٹھویں کلاس سے ہی پوزیشن ہولڈر رہے۔ جن میں اقبال حیدر، انجمن علی، زکاوت حسین اور نثار حسین قابل ذکر ہیں۔ اقبال حیدر نے ۲۰۰۸ میں فیڈرل بورڈ کے بارھویں جماعت کے امتحان میں ۱۱۰۰ میں سے ۹۱۲ نمبر لے کر کالج میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ وہ اس وقت کنگ ایڈورڈ کالج میں ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرح انجمن علی نے ۸۹۲ نمبر لے کر کالج میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ نثار حسین اور علی اختر اس وقت کمیشن افسر کی ٹرینگ حاصل کر رہے ہیں۔

چوتھی انٹری میں نوربخشی طلبہ کی تعداد تو کم تھی مگر جتنے بھی تھے نصابی اور غیر نصابی دونوں سرگرمیوں میں نمایاں رہے۔ جن میں محمد نعیم نے ۲۰۰۷ کے فیڈرل بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں ۸۵۰ میں سے ۷۶۳ نمبر لے کر کالج میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اسی طرح ۲۰۰۸ میں HSSC-I کے امتحان میں انھوں نے ۵۵۰ میں سے ۴۹۳ نمبر لے کر کالج میں پھر سے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ محمد اقبال نے اسی امتحان میں ۵۵۰ میں سے ۴۷۹ نمبر لے کر تیسری پوزیشن حاصل کی۔ وہ اس وقت ٹیکنیکل کیڈٹ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

سال ۲۰۰۹ کے فیڈرل بورڈ کے نہم کے امتحان میں محمد نذیر نے ۵۲۵ میں سے ۴۸۵ نمبر لے کر کالج میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

رپورٹر: کیڈٹ محمد اقبال سرموی اینڈ کیڈٹ محمد اویس

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

طالب علم کا اعزاز

کاچو اطہر حسین کھرکوی نے سپیشل بچوں کے سکول پریوا کراچی سے جماعت نہم کے سالانہ امتحان میں 94.2% نمبر لے کر اپنی کلاس میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ سکول کی طرف سے انہیں

انعام دیا گیا۔

رپورٹر: پریس سیکرٹری NYF منگھوپیر یونٹ کراچی

❀☆✿☆❀

شاہ سید سٹوڈینٹ ہاسٹل

شاہ سید سٹوڈنٹ ہاسٹل راولپنڈی اسلام آباد جس میں تقریباً ۵۰ لڑکے زیر تعلیم ہیں جو کہ کالج لیول سے لے کر یونیورسٹی لیول تک کے طلباء پر مشتمل ہیں۔ اور سب کے سب ماشاء اللہ مذہب حقہ کے جیالے ہیں۔ NYF اسلام آباد و راولپنڈی کابینہ کے تمام ارکان اعلیٰ تعلیمی قیادت پر مشتمل ہیں اور اس کے تمام ممبران بھی راولپنڈی اسلام آباد کے مختلف تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم نوربخشی طلباء ہیں۔ ان عظیم لوگوں کا ٹارگٹ اور سوچ نوربخشی نوجوانوں کو کمال کی بلندی تک پہنچانا ہے۔ اس کے علاوہ NYF ضلع گانگ چھے، سکردو اور کراچی میں بھی اپنی ذمہ داریاں نبھا رہی ہے۔ اور انتہائی فعال انداز میں کام کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ تنظیم طلباء تصوف (TTT) شگر اور نوربخشی سٹوڈینٹ فیڈریشن (NSF) لاہور نے بھی NYF کے ساتھ اپنے مکمل تعاون اور یکجہتی کا اظہار کیا ہے اور نوربخشی ترقی کے لیے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر آگے بڑھنے کا عزم کیا ہے۔ مالک ملک کی عظیم بارگاہ سے یہی توقع کریں گے کہ بہت جلد ان عظیم گلشنوں سے فرزندان نوربخش اعلیٰ تعلیم یافتہ افسران کے ٹولوں کی شکل میں نکلیں گے۔ اور اس دین حقہ کو ایک بار پھر بلندیوں کی عظیم سطح تک پہنچائیں گے۔

رپورٹر: محمد خان شگری، صدر TTT، شاہ سید ہاسٹل راولپنڈی

❀☆✿☆❀

مدرسہ نورالعلوم صوفیہ نوربخشیہ پرتوک کا اہم اجلاس

NYF چھوربٹ پرتوک کے زیر انتظام گذشتہ دنوں مدرسہ نورالعلوم صوفیہ نوربخشیہ پرتوک میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے غلام حسن صاحب نے کیا۔ جبکہ مہمان خصوصی جناب صدیقی صاحب تھے۔ صدر جلسہ نے شاہ سید محمد نوربخشؒ اور امام محقق کے حالات پر روشنی ڈالی۔ ساتھ ہی اتحاد بین المسلمین اور صوفیہ نوربخشیہ کے فلاح و بہبود کے لیے ہر ممکن قربانی دینے پر زور دیا۔ جناب صادق صدیقی نے خانقاہ معلی اور مدرسہ کی فضیلت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ مولانا غلام حسین حافظ، مولوی روزی محمد میر واعظ نے تعلیم کی اہمیت و افادیت اور والدین کی ذمہ داری کے اوپر لب کشائی کی۔ آخر میں الحاج عبدالرحمان (مرحوم) خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ایصال ثواب کے لیے دعا کی۔

رپورٹر: محمد بشیر چھوربٹ پرتوک

❀☆✿☆❀

جشن معراج النبیؐ

گذشتہ دنوں NYF یونٹ بلغار نے جشن معراج النبیؐ شایان شان طریقے سے منایا۔ تقریب کا آغاز حافظ صادق علی نے تلاوت کلام پاک اور عابد حسین نے نعت رسول مقبولؐ پیش کی۔ جبکہ مولانا موسیٰ علی، سید صادق شاہ، مولانا علی محمد مہدی، مولانا ذاکر حسین، مولانا الحاج علی محمد حادی، مفتی اعظم الحاج محمد عبداللہ اور حاجی ابراہیم ثنائی صاحبان نے جلسہ عام سے خطاب کیا۔ جلسہ کو پر رونق بنانے میں حافظ محمد انور، احسان علی دانش اور صوفی غلام رسول پیش پیش تھے۔ انتظامیہ کی طرف سے جن علمائے کرام کو خطاب کرنے کا موقع نہیں ملا ان سے ہم معذرت خواہ ہیں۔

رپورٹر: جنرل سیکرٹری NYF

❀☆✿☆❀

تقریب جشن آزادی پاکستان وبلتستان

گذشتہ دنوں یوچنگ ہاؤس کراچی میں جشن آزادی پاکستان وبلتستان کے سلسلے میں ایک تقریب زیر اہتمام یوچنگ ملت اسٹوڈنٹس فیڈریشن منعقد ہوئی۔ تقریب میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ تقریب کے مہمان خصوصی محمد ابراہیم، صدر محفل محمد بشیر نوازی جبکہ سٹیج سیکرٹری غلام مرتضیٰ سرانجام دے رہے تھے۔ ثناء اللہ ثنائی نے تلاوت کلام پاک سے تقریب کا آغاز کیا، مبارک علی، سیراج حسین، شبیر حنیف، معراج حسین اور انور حسن اینڈ ہمنوا نے نعت اور

نغمے پیش کیے۔ تقریب میں محمد امین ارمان، محمد شریف، غلام حسن پیرجی، محمد اعظم، انجنیئر ذاکر حسین، محمد ابراہیم اور محمد بشیر نوازی نے خطاب کیا۔ آخر میں سخاوت حسین تبسم نے اختتامیہ کلمات کے ساتھ تقریب کو اختتامی شکل دی۔ شرکاء کے لیے ٹی پارٹی کا انتظام کیا گیا تھا۔

رپورٹر: پریس سیکرٹری غلام مرتضیٰ

عظیم الشان جلسہ

گذشتہ دنوں بوادوا ہیلتھ اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام آستانہ عالیہ واقع امیر آباد کواس تھنگ پر حضرت امام مھدی و غوث المتاخرین حضرت شاہ سید محمد نوربخش کے یوم ولادت باسعادت اور بومحمد المعروف بوادوا" مرحوم کے عرس اور شب برات کے حوالے سے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جلسے میں بلتستان بھر سے جید علماء کرام اور عقیدت مندوں کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔

صدارت کی نشست پر مولانا مفتی اعظم عبداللہ، مہمان خصوصی سید حمایت، اعزازی مہمان خصوصی لیڈی کونسلر آمنہ انصاری جبکہ میزبانی کے مسند پر سید جمال جلوہ افروز تھے۔ سب سے پہلے قرآن خوانی ہوئی پھر نعت کی محفل شروع ہوئی جس میں عبداللہ ہادی، عبداللہ خان، شاہنواز علی، علی موسیٰ اور گلزار حسین نے بزرگوں کے حضور عقیدت کے پھول نچھاور کیے۔

اس کے بعد قاری غلام رسول نے تلاوت کلام سے جلسہ کا آغاز کیا۔ خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے بوادوا ہیلتھ اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن صدر محمد ابراہیم نمبردار نے تنظیم کے متعلق مہمانوں کو آگاہ کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ تنظیم خالص فلاحی خدمات سے سرشار بے لوث اور مخلص لوگوں پر مشتمل ایک ادارہ ہے۔ اس وقت مختلف علاقوں کے 19 بچے ہاسٹل میں زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ غلام مھدی ہگو نے اب تک کی کارکردگی پیش کی۔ جس میں ادارہ کی تعمیر و توسیع، غریب بچوں کی تعلیم، زکوٰۃ فطرہ اور NGOs سے تعاون شامل تھے۔ سکول کی تعمیر کے لیے محترمہ آمنہ انصاری کی طرف سے 4 لاکھ روپے کی فراہمی پر ان کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اس کے علاوہ بوغلام علی، ذاکر حسین کرار، مولوی عبدالرحیم کرٹی، علی محمد چیلوی، محمد شفیع، آمنہ انصاری، سید حمایت علی اور مفتی عبداللہ نے خطاب کیا۔

آخر میں سید جلال کے پر اثر دعائیہ کلمات کے ساتھ یہ عظیم الشان جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

رپورٹر: عبداللہ ہادی، ملک گلزار حسین

تقریب "ایک دن آزادی کے نام"

گذشتہ دنوں مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد میں ایک تقریب ایک دن آزادی کے نام سے منعقد ہوئی۔ تقریب میں مدرسہ کے بچوں کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ تقریب کا اصل مقصد بچوں کو اپنے مدرسہ کی ایکٹی وٹیس کے علاوہ کچھ ٹائم اپنے پیارے وطن پاکستان کے لیے بھی دینا تھا۔ تقریب کی صدارت جناب مہتمم دولت علی تھلوی صاحب کر رہے تھے، مہمان خصوصی کی نشست پر انجینئر غلام حسن کھرکوی جلوہ افروز تھے۔ جج کے فرائض تعلیمی کمیٹی کے چیئرمین محمد یوسف نوری اور غلام محمد شاہین کر رہے تھے جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض معلم ظفر علی آخوند سرانجام دے رہے تھے۔ تقریب میں مدرسہ کے بچوں نے وطن کے نغمے گائے اور آزادی جیسے نعمت سے مہمانوں کو آگاہ کیا۔ تقریب میں بچوں کے درمیان تلاوت، نعت، نغمہ اور تقریر پر مقابلہ تھا۔ جس میں سلمیٰ بتول، شازیہ اینڈ نادیہ، کوثر اینڈ ہمو اور ایاز حسن نے بالترتیب پہلی پوزیشن حاصل کی اور انہیں انعامات سے نوازا گیا۔ تقریب سے مہتمم دولت علی تھلوی، سید شہاب الدین، انجینئر غلام حسن، سجاد حسین، محمد یوسف، غلام محمد شاہین، اشرف حسین، غلام حسن تھگیلی اور معلم محمد نواز علی نے خطاب کیا۔ اور مدرسہ کے بچوں کے شوق، جذبہ اور کنفیڈنس کو دیکھ کر انتظامیہ اور خصوصاً معلمین کی محنت کو خراج تحسین پیش کیا۔ آخر میں سید شہاب الدین کے دعائیہ کلمات کے ساتھ تقریب اختتام کو پہنچی۔

مہمانوں اور بچوں کے لیے ریفرشمنٹ کا انتظام بھی تھا۔

رپورٹر: معلم ظفر علی آخوند

❀☆❀☆❀

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کراچی ڈویژن کی مثالی کارکردگی

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کراچی ڈویژن نے انتہائی قلیل عرصے میں مثالی کارکردگی پیش کر کے نوربخشی عوام کو اپنی طرف متوجہ ہونے پر مجبور کیا۔ چند ہی مہینوں میں NYF نے بہت سارے دینی کام سرانجام دیے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

۱۔ کراچی میں NYF کے پانچ یونٹس منگھوپیر، منظور کالونی/محمود آباد، کورنگی، کراسنگ اور گلشن اقبال کا قیام عمل میں لایا۔

۲۔ نوربخشی بزرگوں کی کتابوں (فقہ الاحوط، دعوات صوفیہ اور کتاب الاعتقادیہ) کو E-book یعنی CD میں منتقل کیا۔ جو انتہائی آسان اور نہایت موزوں قیمت پر دستیاب ہیں۔

۳۔ دعائے صبحیہ، اوراد فتحیہ اور اوراد عصریہ کو متن، آواز اور ترجمے کے ساتھ CD بنائی گئی۔

۴۔ نوربخشی قاعدے کی پبلشنگ اور پانچ ہزار تعداد اشاعت تقسیم کی گئیں۔

۵۔ منظور کالونی میں NYF لائبریری اور آفس کا قیام لایا گیا جس میں مسلک کی تمام کتابیں اور CD دستیاب ہیں۔

۶۔ طلبہ کی رہنمائی کے لئے ہفتہ وار لیکچر اور تعلیمی اداروں میں داخلے کی مکمل معلومات فراہم کی جارہی ہیں۔

۷۔ اہل تصوف کے طلبہ اور جوانوں کے لئے مطالعاتی دورے کا بندوبست کیا گیا۔

زیر تکمیل منصوبے

۸۔ گلشن اقبال کراچی میں طلبہ کے لئے ہاسٹل کا قیام

۱۰۔ مخیر حضرات کی تعاون سے فقہ الاحوط کی کمپوٹرائزڈ کمپوزنگ کا کام

آخر میں NYF مذہب حقہ کے تمام مخیر حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ آپ بھی اس کار خیر میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں اور نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان کا ساتھ دیں۔

قطب الدین

پریس سیکرٹری

❀☆❀☆❀

NYF منگھوپیر یونٹ کا اجلاس

گذشتہ دنوں NYF منگھوپیر یونٹ کا ایک اہم اجلاس صدر فدا علی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں نوجوانوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اجلاس میں نوربخشی تعلیمات کے فروغ و اشاعت، NYF کو مزید فعال بنانے اور جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ منگھوپیر کراچی کی تعمیر وتوسیع کے لیے چندہ جمع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس کے اختتام پر نوربخشی بھائیوں میں اتفاق اور مذہب کی ترقی و خوشحالی کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔

رپورٹر: عنایت علی عاکف پریس سیکرٹری

❀☆❀☆❀

ایجوکیشنل کانفرنس

امیر آباد سٹوڈینٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام قائد ملت پبلک سکول کے تعاون سے شاہ ہمدان ہال میں ایک تعلیمی کانفرنس کوالٹی ایجوکیشن کی اہمیت وضرورت کے موضوع پر منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا مقصد عصر حاضر میں تعلیم کی اہمیت خصوصا کوالٹی ایجوکیشن کی اہمیت و ضرورت کو اجاگر کرنا تھا۔

رپورٹر: ملک گلزر حسین

❀☆❀☆❀

تقریب سالگرہ ASA

گذشتہ دنوں امیر آباد سٹوڈینٹ ایسوسی ایشن (ASA) کے قیام کا ایک سال مکمل ہونے پر تقریب ہوئی جس کی صدارت شجاعت علی نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی کی نشست پر چیرمین تعلیمی کمیٹی محمد حسین متمکن تھے۔ تقریب میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

تقریب سے معروف سماجی کارکن شجاعت علی، محمد حسین، موسیٰ علی، غلام رسول نے خطاب کیا اور ایک سالہ کارکردگی کو سراہا اور آئندہ کے لیے لائحہ عمل طے کیا۔

رپورٹر: ملک گلزار حسین

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

اعتکاف نشینی

❁ حسب سابق امسال بھی سالکان خدا بزرگان دین اور چند خوش قسمت حضرات موئی سپنگ خپلو میں چالیس روزہ اعتکاف نشینی سے فارغ ہوئے تو انہیں جلوس کی شکل میں نعروں کی گونج میں ہنڈیلی مسجد تک لایا گیا اور ایک روح پرور جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ میں جناب مرشد اعظم الحاج فقیر محمد ابراہیم صاحب مدظلہ العالی، مولانا غلام رسول صاحب، مولانا محسن علی صاحب، مولانا علی محمد مہدی صاحب، مولانا ذاکر حسین ذاکر صاحب، مولانا عبدالسلام حیدری صاحب اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام سے ہوا۔ جس کے بعد معروف نعت خواں عابد حسین نوری نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ پھر علماء کرام نے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔ جلسہ میں نامور شاعر اکبر علی اکبر نے اپنا کلام سنایا۔ آخر میں مرشد اعظم الحاج فقیر محمد ابراہیم مدظلہ العالی کے دعائیہ کلمات کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔

(رپورٹر: عابد حسین نوری متعلم مدرسہ شاہ ہمدان)

❁ براہ بروق میں ۱۰ دن اعتکاف نشینی ہوئی جس میں ۴۵ خوش قسمت لوگوں نے حصہ لیا۔ اعتکاف کے اختتام پر مدرسہ سراج العلوم میں جلسہ ہوا۔ جلسہ میں بوا ثناء اللہ اور شیر علی نے اپنے زرین خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں دعائیہ کلمات کے ساتھ اختتام ہوا۔

(رپورٹر: ابراہیم شیدا)

❁ ماہ صیام کے آخری عشرے میں مسجد صوفیہ نوربخشیہ غورسے رانکشہ میں اخوند ابراہیم کی زیر نگرانی تین روزہ اعتکاف نشینی ہوئی۔ اعتکاف کے اختتام پر جلسہ ہوا جس کا انتظام نوجوانان غورسے نے کیا۔ جلسہ میں اخوند ابراہیم نے صاحب معتکفین کو مبارک بادی اور آئندہ بھی اہتمام کرنے پر زور دیا ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو عام کرنے، ذکر خفی، ذکر جلی، اوراد اور عبادات اور ریاضت میں ہروقت مشغول رہنے پر زور دیا۔ آخر میں میری طرف سے تمام معتکفین اور انتظامیہ کو مبارک باد پیش کرتے ہے۔

(رپورٹر: محمد باقر دلشاد، رانکشہ، اسلام آباد)

❁ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی رمضان المبارک کے آخری عشرے میں طلباء و اساتذہ مدرسہ شاہ ہمدان نے سہ روزہ اعتکاف مسجد شاہ ہمدان میں اہتمام کیا جس میں مدرسہ ہذا کے کثیر طلباء و استادوں نے شرکت کی۔ اعتکاف کے اختتام پر مدرسہ ہذا کے پرنسپل جناب شیخ عبداللہ نوری اور مدرسہ کے ہونہار طالب علم طاہر علی تھلوی نے اعتکاف و توبہ کے فضائل و اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے اس پروقار محفل کا اختتام کیا۔

(رپورٹر: غلام نبی شاہین، سکنہ وی، متعلم مدرسہ شاہ ہمدان)

❁ خانقاہ معلی صوفیہ نوربخشیہ کرسمہ تھنگ سکردو میں چالیس روزہ محفل اعتکاف کے اختتام پر ایک عظیم الشان تقریب منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت کاچو فدا حسین نے کی جبکہ مہمان خصوصی علامہ غلام رسول براوی صاحب تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض ماسٹر رسول سرنگی فرما رہے تھے۔ محمد امین ترابی نے تلاوت کلام پاک سے تقریب کا آغاز کیا اس کے بعد بوا شاہد، عابد حسین نوری اور ذوالفقار انصاری نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ تقریب میں مولانا موسیٰ کلیم صاحب، مولانا محمد اقبال جاوید، علامہ غلام رسول اور مولانا کاچو فدا حسین نے خطاب کیا۔ تقریب کے اختتام پر ملکی سلامتی اور استحکام اور عالم اسلام کی سربلندی کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔

رپورٹر: بشیر حسین معروف،

سیکرٹری نشرواشاعت NYF سکردو یونٹ

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کراچی کی طرف سے ظہرانہ

گزشتہ دنوں NYF کراچی ڈویژن کی جانب سے تنظیم

کے سابق صدر جناب کاچو غلام مہدی، خادم حسین چھوربٹ، اعجاز حسین بٹ، غلام مہدی چھوربٹ، نجم الدین انسوتی اور دیگر معززین کی اعزاز میں ایک ظہرانے کا اہتمام کیا گیا۔ظہرانے میں کراچی ڈویژن کے اراکین نے بھی شرکت کی۔ NYF کی طرف سے سابق صدر کاچو غلام مہدی اور دیگر کارکنوں کو ان کی دینی خدمات پر شاندار خراج تحسین پیش کیا۔اس موقع پر کاچو غلام مہدی نے NYF کا شکریہ ادا کیا۔انہوں نے خصوصاً جوانوں کو زور دیتے ہوئے کہا کہ وہ ثابت قدمی اور بلند حوصلے سے تعلیمات شاہ ہمدانؒ اور حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ کو پھیلانے میں کوئی کسر نہ چھوڑیں۔انہوں نے قلیل مدت میں نمایاں کارکردگی دکھانے پر NYF کراچی ڈویژن کو خراج تحسین پیش کیا۔آخر میں تنظیم کے صدر نے مہمانوں اور کارکنوں کا شکریہ ادا کیا۔

قطب الدین
پریس سیکریٹری

تقریب عیدالفطر

سرموں کھر میں عیدالفطر مذہبی خوش و خروش، عقیدت و احترام، جذبہ ایمانی اور اپنی منفرد انداز کے ساتھ منائی گئی۔عید کا اہتمام فلاحی تنظیم کھر (FTK) کے نوجوانوں نے کیا۔مقامی مسجد میں عید کی نماز ادا کی گئی مولوی آخوند محمد نے عید کے خطبہ میں روزہ کی فضیلت، عید کی اہمیت، زکوۃ اور فطرہ کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ نماز عید اور خطبہ سے فراغت کے بعد عید کی محفل باقاعدہ شروع ہوئی۔ محفل میں اخوند روزی علی، اخوند ابراہیم، اخوند محمد، اخوند غلام محمد خواجہ، اخوند نبی سرموی اور اخوند محمد مہدی نے حضور اکرمؐ اور آئمہ اطہار پر عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔آخر میں اسلام کی سربلندی، استحکام پاکستان اور نوجوانوں کے حق میں دعاؤں کے ساتھ محفل برخواست ہوئی۔

رپورٹر: غلام نبی سرموی، کھر سرموں

NYF کراچی گلشن اقبال یونٹ کا قیام

گذشتہ دنوں کو NYF گلشن اقبال یونٹ کراچی کی تقریب حلف برداری آل براہ اسٹوڈنٹس ہاسٹل گلشن اقبال میں منعقد ہوئی۔ تقریب کا صدر محمد حسین براہوی جبکہ مہمان خصوصی عبدالکریم ملالیوی تھے۔ اصغر علی نے تلاوت کلام سے آغاز کیا۔ عون علی، محمد ابراہیم زیشان، مولانا نثار حسین براہوی اور غلام عباس نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ تقریب میں محمد اقبال، محمد شریف براہوی، غلام محمد کھاروی، امتیاز علی عاطف، غلام عباس، عبدالکریم، محمد حسین براہوی، قطب الدین اور محمد حسین آزاد نے تقریریں کیں۔ تقریب میں مجموعی طور پر طالب علموں نے اپنی اپنی بساط کے مطابق حصہ ڈالا۔ NYF ہی واحد پلیٹ فارم ہے جو طالب علموں کے مسائل حل کرنے میں پیش پیش ہے۔ آخر میں محفل کے صدر محمد حسین براہوی نے گلشن یونٹ کابینہ سے حلف لیا جو درج ذیل ہے۔ امتیاز علی عاطف صدر، عبدالکریم سینئر نائب صدر، محمد اقبال نائب صدر، غلام عباس جنرل سکریٹری، عرفان علی ڈپٹی جنرل سکریٹری، سیف اللہ فنانس سکریٹری، غلام عباس براہوی ڈپٹی فنانس سکریٹری، عون علی ڈپٹی ناظم اجلاس، محمد حسین آزاد ایجوکیشن سکریٹری، زاھد حسین پریس سکریٹری، نثار حسین انفامیشن سکریٹری اور محمد ابراہیم زیشان ڈپٹی انفارمیشن سکریٹری۔

رپورٹر: زاھد حسین براہوی، پریس سکریٹری

انجمن صوفیہ نوربخشیہ تلس گلشن آباد

انجمن صوفیہ نوربخشیہ تلس گلشن آباد کے ممبران درج ذیل ہیں۔ حاجی علی موسیٰ سرپرست اعلیٰ، سرور علی NAPWD چیئرمین، بوا محمد بشیر جنرل سیکرٹری، محمد علی خواجہ نائب جنرل سیکرٹری، ٹیچر غلام محمد پریس سیکرٹری، اعجاز ابراہیم فنانس سیکرٹری، شیر علی عادل سیکرٹری نشرواشاعت عبدالرحمٰن ڈپٹی فنانس سیکرٹری۔

رپورٹر: شیر علی عادل

مانچھو کانفرنس

گذشتہ دنوں بمقام دارالعلوم صوفیہ نوربخشیہ تلس محلہ مانچھو میں سٹوڈنٹس کے زیر اہتمام ایک عظیم کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت محمد علی خواجہ نے کی جبکہ بطور مہمان خصوصی شیر علی عادل جلوہ افروز تھے۔ کانفرنس میں ایک قرارداد پاس کی گئی جس میں محلہ مانچھو کا نام تبدیل کر کے محلہ گلشن آباد رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ لہذا تمام علم دوست حضرات سے گزارش کی جاتی ہے کہ آئندہ محلہ مانچھو کا نام گلشن آباد لکھا اور پکارا جائے۔ شکریہ۔

رپورٹر: اشرف علی تھانوی، گلشن آباد تلس

عظیم الشان جلسہ بسلسلہ ولادت امام مھدیؑ و شاہ سید محمد نوربخشؒ

مورخہ ۱۵ شعبان المعظم کو NYF کراچی ڈویژن کے زیر اہتمام حضرت امام آخرالزمان محمد مھدی علیہ السلام و قطب اقطاب غوث المتاخرین حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ کے یوم ولادت باسعادت کے موقع پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں بلتستان بھر سے تعلق رکھنے والے عقیدت مندوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت محمد حسین براہوی صدر NYF کراچی ڈویژن نے جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر حسن دلشاد جلوہ افروز تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا نثار حسین کاشف براہوی نے سرانجام دیئے۔ مولانا شاہ اللہ نے تلاوت پاک سے جلسہ کا آغاز کیا۔ اس کے بعد نعت خواں ابراہیم ذیشان اور دوسرے قصیدہ خوانوں نے پنجتن پاک، امام مھدیؑ اور غوث المتاخرین حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ کے حضور عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔ اس کے بعد مقررین مولانا محمد اسماعیل، بوعلی شاہ نائب صدر NYF، سید ہدایت حسین، حسن دلشاد مہمان خصوصی اور محمد حسین براہوی صدر جلسہ نے تقریریں کیں۔ مقررین نے امام مھدی اور شاہ سید کے دور حیات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور NYF کراچی ڈویژن کی دوبارہ یونٹ سازی پر خراج تحسین پیش کیا۔ آخر میں مولانا نثار حسین کے عقیدت کے پھول اور پُر آشوب دعاؤں کے ساتھ محفل کا اختتام ہوا۔ محفل کے آخر میں تبرکات تقسیم کی گئیں۔

رپورٹر: مولانا نثار حسین کاشف براہوی،
ڈپٹی پریس سیکرٹری

طالبہ کا اعزاز

ملیحہ امین خان حسن آبادی نے ایس ایس سی پارٹ ون کے سالانہ امتحان فیڈرل بورڈ اسلام آباد سے 525 میں سے 462 نمبر لے کر نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔ ملیحہ امین آرمی پبلک سکول اینڈ کالج گلگت کی طالبہ ہے انہوں نے یہ کارکردگی اساتذہ کی لگن اور والدین کی دعاؤں کا ثمر قرار دیا۔

رپورٹر: ایم ادریس ظفر

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کراچی ڈویژن کا سالانہ مطالعاتی دورہ

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کراچی ڈویژن کی جانب سے عید کے پرمسرت موقع پر ایک شاندار مطالعاتی دورہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں اہل تصوف سے تعلق رکھنے والے طلبہ، نوجوانان اور بزرگوں نے بھرپور شرکت کی۔ NYF کراچی ڈویژن مرکزی صدر جناب محمد حسین براہوی کی زیر نگرانی میں اس مطالعاتی دورے میں مختلف مقامات کی سیر کی۔ جن میں کینجر جھیل، مسجد شاہجہان اور ٹھٹھہ کے دیگر تاریخی عمارات شامل تھیں۔ مکلی قبرستان اور قدم گاہ مولا علیؑ پر بھی حاضری دی۔ ظہر کی نماز شاہجہان مسجد میں باجماعت ادا کی اور مسلک حقہ کی کامیابی اور ترقی کے لئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔

قطب الدین
پریس سیکریٹری

تبصرہ سی ڈیز

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان کے زیر اہتمام کراچی سے

خادم حسین چھوربٹی نے تین اہم کتابوں فقہ الاحوط، اصول اعتقادیہ اور دعوات صوفیہ پر مشتمل سی ڈی تیار کی ہے۔ جس میں مذکورہ تینوں اہم کتابوں کو یکجا کر کے عوام کے لیے مارکیٹ میں پہنچا دی ہے جو کہ اہم مراکز اور مساجد کے بک اسٹال پر دستیاب ہے۔ اس سی ڈی کی تیاری سے ایک دیرینہ خواب پورا ہوا ہے۔ مطلوبہ ورق یا مضمون ماؤس کلک کے ساتھ آسانی سے کھل جاتا ہے۔ سی ڈی میں کتاب کا خوبصورت ٹائٹل، ضروری گذارش اور علامہ محمد بشیر صاحب کا اجازت نامہ بھی درج ہے۔ اس خبر کے ذریعے نوائے صوفیہ کے قارئین اور عوام الناس کو سی ڈی سے مستفید ہونے کا مشورہ دیتا ہوں۔ الیکٹرانک میڈیا اور سافٹ ویئر دنیا میں بھی اس مسلک کے لیے خدمات پیش کرنے پر NYF پاکستان اور خادم حسین چھوربٹی کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

رپورٹر: جی ایچ معروفی

❁☆✿☆❁

جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ کورنگی کراسنگ کراچی کے لیے علاقہ بلتستان اور گلگت سے چندہ مہم کی تفصیل

جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ کورنگی کراسنگ کراچی کی تعمیراتی اور توسیعی سلسلے میں جناب مولانا نثار حسین بلغاری صاحب خطیب وپیش امام مسجد اور محمد طاہر جنرل سیکرٹری نے علاقہ بلتستان اور گلگت کا ہنگامی دورہ کیا۔ بلتستان اور گلگت کے مخیر نوربخشی عوام نے دل کھول کر مسجد ہذا کے لیے عطیات دیے۔ جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ کورنگی کراسنگ کراچی کی انجمن اور عوام کی طرف سے عطیات دینے والے نوربخشی مخیر اور غیور عوام کا تہہ دل سے مشکور وممنون اور دعا گو ہیں۔ آپ لوگوں کی عطیات کے بدولت مسجد کے ساتھ ملحقہ مکان بھی مسجد میں ضم کر کے توسیع کی گئی ہے۔ یاد رہے ملحقہ مکان کی کل قیمت ساڑھے تیس لاکھ میں سے پندرہ لاکھ قرض حسنہ لے کر ادا کی گئی۔ اراکین انجمن ان احباب کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔ جنھوں نے ہمیں قرض حسنہ دے کر بھرپور تعاون کیا۔ ہم ڈاکٹر غلام حیدر صاحب چھوری کا بھی شکر گزار ہے ان کی تعاون اور خلوص ومحبت ہمارے لیے حوصلہ افزا ثابت ہوئی اور خالہ کلثوم صاحبہ کی خدمات بھی قابل صد تعارف ہے۔ جمع شدہ عطیات کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

علاقے کا نام	چندہ/عطیات	علاقے کا نام	چندہ/عطیات
خپلو بالا	71,180	ڈغنی	12,890
خپلو پائین	21,905	کھرکوہ	9,475
سکردو	1,02,205	کورو، کونیس	10,260
چھوربٹ	1,94,390	کریس (اڑواہ)	6,933
گلگت	1,02,000	کریس [illegible]	1,500
شگر	49,935	ہریگون، کھرفق، غواڑی	11,486
براہ	55,669	نالہ جات	14,486
بلغار	44,640	سرمیک	21,160
سرموں، یوچنگ	40,200	متفرق	79,522
		ٹوٹل عطیات وچندہ	8,50,000

رپورٹر: عیسیٰ محمد،
صدر انجمن جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ
کورنگی کراسنگ کراچی

❁☆✿☆❁

گلگت بلتستان قانون ساز اسمبلی کے لیے ضلع گانچھے کے تینوں ممبران اسمبلی کو انتخاب میں کامیابی پر مبارک باد

گلگت بلتستان قانون ساز اسمبلی کے لیے ضلع گانچھے سے مفتی اعظم محمد عبداللہ، انجینئر محمد اسماعیل، محمد جعفر اور خواتین کی سیٹ پر آمنہ انصاری کی کامیابی پر ادارہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل کی جانب سے چاروں ممبران کو دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ تینوں ممبران نہ صرف ضلع گانچھے بلکہ پورے بلتستان گلگت کی تعمیر وترقی

اور اتفاق و اتحاد کے لیے اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے علاقے کو امن کا گہوارہ بنانے کے ساتھ ساتھ عوام کی توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کریں گے۔

(ادارہ)

❀☆✿☆❀

سید مہدی شاہ کو گلگت بلتستان کا پہلا وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر مبارک باد

جناب سید مہدی شاہ صاحب کو گلگت بلتستان کا پہلا وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر ادارہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل کی جانب سے دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ وہ علاقہ کی تعمیر و ترقی اور موجودہ نازک صورتحال کے پیش نظر سب ممبران کو ساتھ لے کر چلنے کی پالیسی اپنا کر ہر دل عزیز وزیر اعلیٰ ہونے کا اعزاز حاصل کریں گے۔

(ادارہ)

❀☆✿☆❀

انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ عوامی کالونی کورنگی کراچی کی طرف سے محمد حسن کو چیئرمین کا اعزازی عہدہ دیا گیا

گذشتہ دنوں انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ عوامی کالونی کورنگی کراچی کا ایک اہم اجلاس صدر انجمن قمر علی ناز زیر صدارت جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ عوامی کالونی کے معروف کرخ ہال میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں جنرل سیکریٹری عبدالرحیم نے ایجنڈے پیش کئے۔ انہوں نے تعمیراتی کاموں پر خصوصی بریفنگ دی۔ فنانس سیکریٹری محمد حسن سریکی نے انجمن کے آمدن اور اخراجات کا ماہانہ گوشوارہ پیش کیا۔ صدر اور اراکین انجمن نے جناب محمد حسن کو مشکل دور میں انجمن اور مسجد کے لئے بے پناہ قربانی دینے پر خراج تحسین پیش کیا اور انہیں انجمن کے چیئرمین کا اعزازی عہدہ دیا گیا۔

رپورٹر: خادم حسین

سیکریٹری نشر و اشاعت

❀☆✿☆❀

جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں عشرہ محرم محفل کا انعقاد

جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں عشرہ محرم الحرام انتہائی جوش و جذبے اور مذہبی عقیدت و احترام سے منایا گیا۔ مولانا حافظ ذاکر علی ثاقب نے اپنی تقاریب میں فلسفہ شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام و جانثاران حسینؑ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اپنی تقاریر میں مولانا حافظ ذاکر نے عزاداران حسینؑ پر زور دیا کہ وہ اپنی کردار اور گفتار میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے نقش قدم پر چلنے کی ضرورت پر زور دیا۔

رپورٹر: جی ایچ معروفی

❀☆✿☆❀

NYF کھر کوہ گھربونگ کا قیام

گذشتہ دنوں NYF کھر کوہ گھربونگ ویوسیکل کا قیام مدرسہ نصرت السلام صوفیہ نوربخشیہ گھربونگ میں عمل میں لایا گیا۔ جس کے ممبران درج ذیل ہیں۔ محمد ابراہیم ناظم، صوبیدار شیر علی نائب ناظم، عبدالخالق صدر، حوالدار اسحاق نائب صدر، عاشق حسین جنرل سیکرٹری، بواشیر ڈپٹی جنرل سیکرٹری، حوالدار محمد علی جوائنٹ سیکرٹری، انور علی دانش فنانس سیکرٹری، محمد الیاس ڈپٹی فنانس سیکرٹری، کاچو ظہور انور سیکرٹری نشر و اشاعت، شیر علی منتظم اجلاس، ترانگپہ اشرف نائب منتظم اجلاس۔

رپورٹر: کاچو ظہور انور، سیکرٹری نشر و اشاعت

❀☆✿☆❀

انتقال پر ملال و تعزیتی اجلاس

اسلام آباد میں آخوند حسین کا سانحہ انتقال

اسلام آباد کے معروف سماجی و مذہبی شخص اخوند حسین مرحوم مورخہ ۲۳ اگست ۲۰۰۹ء کو اس دارلفانی سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو گئے۔

آپ بلتستان کے ضلع گانچے کے ہیڈ کوارٹر خپلو میں ۴ ستمبر ۱۹۴۶ء میں ایک مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے اور ۱۸ سال کی عمر میں ۱۹۶۴ء میں اسلام آباد منتقل ہوئے اور سی ڈی اے میں ملازمت اختیار کی۔ بعد از ریٹائرمنٹ ۶۳ سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد خالق حقیقی سے جاملے۔ اُن کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اسے برسوں تک محسوس کیا جائے گا۔

مرحوم کی سماجی و مذہبی خدمات کے حوالے سے گزشتہ دنوں اسلام آباد میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اور مرحوم کی دینی و ملی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔ مرحوم سماجی و مذہبی خدمات کے سلسلے میں اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ وہ ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ہر خاص و عام لوگوں سے وابستہ رہتے تھے اور دکھ سکھ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اُن کا کہنا تھا کہ انسان ایک دوسرے کے کام آنے کے لئے ہیں نہ کہ ایک دوسرے کے حقوق چھیننے کے لئے۔ اسی جذبے کے ساتھ خدمات سرانجام دیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ لوگوں میں صلح و صفائی کرانے میں اہم کردار ادا کرتے تھے۔

مرحوم آخوند حسین بلتی زبان میں حمد، نعت، مرثیہ اور نوحہ خوانی میں مہارت حاصل تھا اُن کی آواز میں سوز و گداز کا منفرد انداز سامعین کو بے حد متاثر کرتے تھے۔ مرحوم محفل ذکر میں ہمیشہ شامل ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ یہی ہمارے بزرگوں کا شیوہ تھا اس پر سب کو عمل کرنا چاہئے کیونکہ ذکر اللہ سے دلوں کو سکون حاصل ہوتا ہے۔

آپ اسلام آباد میں انجمن محمد یہ بلتستانیہ صوفیہ نوربخشیہ کے بانی اراکین میں سے تھے۔ اور اخر وقت تک انجمن کے لئے قربانیاں دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

جی ایچ معروفی



آخوند حسین (مرحوم)

شاہد محمود کی وفات پر تعزیتی اجلاس

NYF سکردو کا ایک تعزیتی اجلاس NYF آفس سکردو میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جی ایچ سیف اللہ صدر NYF سکردو نے کی۔ اجلاس میں علاقہ شگر سے تعلق رکھنے والے قوم کے ایک فرض شناس پولیس سپاہی جناب شاہد محمود کی گذشتہ دنوں گلگت میں دہشت گردوں کے ہاتھوں شہادت کو قوم کے لئے ایک عظیم سانحہ قرار دیا۔ اور

باقی صفحہ 46 پر

محمد اسلم نورآنی کی وفات پر فاتحہ خوانی

مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سکردو کا سابقہ طالب علم محمد اسلم نورآنی جو مدرسہ ہذا سے تین سال دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مزید دینی تعلیم کے لیے جامعہ نعیمیہ لاہور میں داخلہ لیا تھا۔ آپ چھٹی پر آئے ہوئے تھے واپسی پر تربیلہ ڈیم میں نہاتے ہوئے موجوں کی نذر ہو گئے۔ مدرسہ ہذا کے تمام اساتذہ اور طلباء نے ان کی وفات کی خبرسن کر گہرے رنج کا اظہار کیا اور ان کی روح کے لیے فاتحہ خوانی کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر وجمیل عطا فرمائے۔ آمین!

رپورٹر: عابد نوری متعلم مدرسہ شاہ ہمدان

باقی صفحہ 45 پر

نامۂ سالک

قارئین کے خطوط

محمد یوسف نوری سرموی

❀ نوائے صوفیہ میں شامل تمام مضامین ایک سے ایک دلچسپ اور سبق آموز تھے۔ خصوصاً ناجی مناجی کا مضمون "حضرت امام جعفر الصادق" اور جناب مولانا عبدالحلیم شبیری کا مضمون "ہماری علمی زبوں حالی فکر اقبال کی روشنی میں" بہت پسند آئے۔ آپ سے گزارش ہے کہ سلیس اردو استعمال کریں تاکہ تمام فرزندان ملت فائدہ اٹھاسکیں۔ آخر میں نوائے صوفیہ کی ڈائمنڈ جوبلی پر تمام قارئین کو مبارک باد۔

(فیاض حسین فیضی)

❀ نوائے صوفیہ کی اہمیت نہ صرف بقائے ملت نوربخشیہ کے لیے مسلم ہے بلکہ گلشن تصوف کی آبادی اور نوجوانان ملت کی اخلاقی و تعلیمی بالیدگی کے سلسلے میں یہ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس اشاعتی مشن کو تا قیامت جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(قمر عباس دلشاد سینوی)

❀ رسالہ دیر سے شائع ہونے پر دل افسردہ ہوتا ہے۔ ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر تمام اراکین اور قارئین کو مبارک باد دیتا ہوں۔ دعا ہے کہ تمام اراکین خصوصاً علامہ محمد بشیر صاحب کی عمر میں درازی عطا فرمائے۔ آمین!

(یوسف علی چھوربٹی و غلام علی چھواری)

❀ میں مستقل مگر خاموش قاریہ ہوں۔ رسالے کے لیے وقت نکال کر بڑی محنت سے ایک مضمون لکھا ہے، شائع فرما کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔ میری دعا ہے کہ یہ رسالہ یونہی دمکتا اور مہکتا رہے اور سب کے دلوں پر راج کرتا رہے۔ آمین!

(رضیہ پروین بنت اخوند غلام رسول کریونگ)

❀ رسالہ کی اشاعت تاخیر ہونے کی وجہ صرف معاشی کمزوری ہے لہٰذا تمام قوم سے اپیل ہے کہ ہر طرح سے اس معاشی پریشانی سے ادارہ کو آزاد کرائے۔ میرا ایک مشورہ ہے کہ رسالہ میں "کتاب الاعتقادیہ" سے بھی تھوڑی عبارت کو ترجمہ اور مختصر شرح کے ساتھ جگہ دیں تاکہ عوام الناس اصولی مسائل سے واقف ہو۔

(محمد شریف نجوم بلغار گونگمہ یار)

❀ میری گزارش ہے کہ قارئین ایسے خطوط لکھیں جس میں رسالے اور مضمون نگاروں کے عیوب و محاسن دونوں کا ذکر ہو، تاکہ خوب سے خوب تر کی تلاش جاری رہے۔ شمارہ ۱۰۱ میں مولانا شکور علی انور کا مضمون "اسلام کا پیغام صلح و آشتی" بہت دلنشین اور فکر انگیز لگا۔ اس پُر فتن دور میں ایسے ہی موضوعات پر خامہ فرسائی کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ اقبال نیازی کا مضمون "گانا اور آلاتِ موسیقی" بڑا پرکشش لگا۔ انڈیا میں مقیم تمام نوربخشیوں کو سلام۔

(عبدالقادر خان چھوربٹی)

❁ میرے نام شمارہ نمبر ۱۰۱ صرف پانچ عدد ملا ہے جس کی رقم مبلغ ۱۵۰ روپے ارسال خدمت ہے قبول فرمائیں۔ رسالہ کی تعداد ۸ یا ۱۰ ارسال کریں۔ شکریہ۔ (اخوند موسیٰ علی ساکن بلغار یوچوا)

❁ نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن یوچوا بلغار کے زیر اہتمام لائبریری سید العارفین کا سالانہ چندہ مبلغ ۴۰۰ روپے ارسال خدمت ہے۔ رسالہ کی ترسیل جاری رکھنے پر تمام اراکین کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

(جنرل سیکرٹری NYF بلغار یوچوا)

❁ رسالہ ڈائمنڈ جوبلی تک پہنچا مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے۔ آئندہ میرے نام ۶ ماہ تک رسالہ ارسال فرمائیں ساتھ بل بھی ضرور ارسال کریں تاکہ واجب الادا رقم ادا کر کے رسالہ وصول کر سکیں۔

(محمد بشیر چھوربٹ پرتوک ڈاک خانہ پیون تحصیل خپلو ضلع گانگ چھے)

❁ میں پرانا قاری ہوں۔ رسالے میں مضامین بہت ہی اچھے ہوتے ہیں۔ پڑھ کر دل کو سکون ملتا ہے۔ ایک مضمون پیش خدمت ہے شائع فرما کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(غلام محمد دلبر، کھرکوہ، لاہور)

❁ بندہ ناچیز کی جانب سے سالانہ چندہ مبلغ ۳۶۰ روپے ارسال خدمت ہے۔ سالانہ چندہ UBL اکاؤنٹ نمبر 8-1773-010 کے ذریعے ارسال کر رہا ہوں امید ہے وصول کر لیا ہوگا۔ سجاد حسین بلغاری کا مضمون Principle of Islamic Tenets بہت پسند آیا۔

(ملک گلزار حسین گلزار، نمائندہ چھوربٹ امیر آباد)

❁ شمارہ ۱۰۱ اور ۱۰۲ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ علامہ بشیر کا مضمون معیاری تھا۔ احسان علی دانش کا مضمون ایران کا مطالعاتی دورہ بہت پسند آیا۔ اس سے ہمارے مذہب کے بارے میں مزید معلومات حاصل ہوا۔ اللہ ان کو مزید تحقیق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اراکین نوائے صوفیہ کو ترقی عطا فرما۔ آمین!

(محمد ابراہیم خلیل کریسی)

❁ پچھلے شمارہ میں ناچیز سے غلطی سے گلشن آباد کی جگہ نوربخش آباد درج ہوا ہے معذرت خواہ ہیں۔ آئندہ میرے پتہ پر گلشن آباد تلس شائع کریں۔ شکریہ۔

(شیر علی عادل تلس گلشن آباد گھن کھور)

❁ شمارہ ۱۰۲ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ تمام مضمون معیار اور معلومات سے بھرے تھے خصوصاً ایران کا مطالعاتی دورہ احسان علی دانش کا لکھا ہوا سفرنامہ قابل تحسین ہے۔ یہ مضمون پڑھ کر دل کو سکون اور روح کو آرام پہنچا۔

(احمد حسین شیلاوی، گھمبہ سکردو)

❁ میری گزارش ہے کہ علمائے صوفیہ نوربخشیہ اپنی قلمی امداد سے رسالے کی تاخیر کے مسئلے کو حل کریں اور اہل تصوف کے ہر فرد سے گزارش ہے کہ وہ رسالہ خرید کر اس کا ضرور مطالعہ کریں۔ میں رسالہ کی ترقی، علامہ صاحب اور دیگر اراکین نوائے صوفیہ کی عمر درازی کے لیے دعاگو ہوں۔

(بشارت علی حسنی، ڈغونی، حیدر آباد)

❁ نوائے صوفیہ نہ صرف مسلک نوربخشیہ کے لوگوں کے لیے مشعل راہ ہے بلکہ تمام عالم اسلام کے لیے امن و محبت کا پیغام ہے۔ میں ان تمام خوش نصیبوں کو مبارک باد پیش کرتا ہوں جو رسالے کی اشاعت کے لیے دامے، درمے، سخنے تعاون کر کے اس مادہ پرست دور میں بھی لوگوں کے درمیان پیار و محبت اور اخوت و بھائی چارگی کی شمع روشن کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو دین حقہ

کی خدمت کرنے اور بزرگان دین کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

(طالب علم ممتاز حسین، نجلو بانی)

❀ اس وقت مذہب حقہ کی نشر واشاعت کے لیے نوائے صوفیہ ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لیے فاؤنڈیشن پبلک سکول سکہ کے بچے مسلک حقہ کی ایک اہم کارکن اور جانباز طالبان راہ حق کے رہبر ہیں۔ لہذا جناب والا سے گزارش ہے کہ ہمیں نوائے صوفیہ بھیج کر شکریہ کا موقع دیں۔ شکریہ۔

(پرنسپل فاؤنڈیشن پبلک سکول سکہ چھوربٹ)

❀ اس نازک موڑ پر NYF کے نوجوانوں نے اپنی قیمتی وقت سے وقت نکال کر اس اہم کام کو تسلسل کے ساتھ جاری رکھنے کا کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ اس نیک کام کو سرانجام دینے پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ نوجوانوں کو نیک کام کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق اور جذبہ عطا فرمائے۔ آمین

(ایم ادریس ظفر)

❀ نوائے صوفیہ اتحاد بین المسلمین کا نقیب و امن و اخوت کا واحد رسالہ ہے۔ اس دفعہ مجبوری کی بناء پر ہدیہ ارسال نہیں کر سکا بعد میں ادارہ کو ارسال کروں گا۔ آئندہ رسالہ میرے نام ارسال کریں۔ شکریہ۔

(محمد علی خواجہ، تلس گلشن آباد کب کھور)

❀ نیاز مند کے بھیجے ہوئے رپورٹ تصوف کی خبروں میں جگہ دے کر حوصلہ افزائی فرمائی۔ لہذا آج امید کے ساتھ ایک بار پھر ایک مضمون اور تصوف کی خبر ارسال کر رہا ہوں امید ہے حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ اے اللہ نوائے صوفیہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرما۔ آمین!

(غلام نبی سرموتی، کھر سرموں)

❀ رسالہ کو بڑی شوق سے پڑھتا ہوں۔ یہ گلستان تصوف کا خوبصورت پھول ہے۔ اے اللہ اس جریدے کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرما۔ آمین!

(غلام محمد چوہدری، کوروی)

❀ نوائے صوفیہ کے لئے یہ میرا پہلا مضمون ہے۔ درستگی کے ساتھ شائع کریں۔

(مہدی خان یونچنگ)

ایڈیٹر: باری آنے پر شائع کیا جائے گا۔

❀ نوائے صوفیہ کے لئے پہلی بار خط لکھ رہا ہوں۔ نوائے صوفیہ کے مضامین میں خصوصاً طلبا و طالبات کو اس رسالے کا مطالعہ ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ اس میں دینی و دنیاوی معلومات دونوں تحریر ہیں۔ علامہ صاحب کا مضمون بہت معیاری ہیں۔

(محمد باقر دلشاد غورسے رائیشہ)

❀ شمارہ نمبر ۱۰۰ تک میرا چندہ جمع تھا اب ۵۰۰ روپے چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج رہا ہوں امید ہے رسالہ کی ترسیل بدستور جاری رہے گی۔ نوائے صوفیہ کی اشاعت سے ترقی اور اتحاد و اتفاق کا جذبہ اسلامی تعلیمات کا پرچار اور معاشرے میں صوفیانہ آداب و خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ آئندہ مجھے اس پتہ پر ارسال کریں۔ شکریہ۔

(محمد انور، ٹیچر، ہائی سکول کورو گانگ جھے)

❀ رسالہ کا ہر مضمون معیاری ہے شوق سے پڑھتا ہوں۔ رسالہ کی ڈائمنڈ جوبلی پر اراکین اور قارئین کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ایک مضمون ارسال ہے امید ہے شائع کریں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شمع کو فروزاں رکھے۔ آمین!

(اختر حسین خیالی، براو پائین)

❁ میں نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں اور نوائے صوفیہ کے سابقہ شماروں کو جمع کر کے بائنڈنگ کر رہا ہوں۔ قبلہ علامہ صاحب کا اہل تصوف کے لئے بے مثال خدمت اور بے پناہ قربانیوں پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور عمر درازی کے لئے دعا گو ہوں۔ علامہ صاحب کی زیر سرپرستی اور علما اہل نوربخشیہ کے پینل کے ذریعے قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر شائع کرے تو یہ ملت پر ایک عظیم احسان ہوگا۔

(غلام حسین عاشق سرموی۔ کراچی)

ایڈیٹر: شکریہ۔ آپ کی طرح دیگر قارئین کو بھی نوائے صوفیہ کے تمام شماروں کی جلد بندی کرانی چاہئے تاکہ آنے والی نسلیں ان سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

❁ ☆ ✪ ☆ ❁

ضروری اطلاع

تمام مضمون نگاروں اور خطوط لکھنے والوں سے گزارش ھے که اپنے مضامین اور خطوط کو الگ الگ صفحوں پر لکه کر ارسال کریں۔ ایك هی کاغذ پر تحریر شده مضمون اور خط کو بیك وقت شائع کرانا ممکن نهیں۔

مضمون نگار اور خط لکھنے والے کاغذ پر اپنا نام ، ایڈریس، تاریخ اور ٹیلی فون/موبائل نمبر ضرور لکھا کریں۔

(اداره)

بقیہ: شاہ ہمدان کی تبلیغی مساعی اور ہم

۵۔ آثار قدیمہ کی زیارت اور عبرت پذیری۔

۶۔ شہرت سے بے زاری اور گمنامی سے دوستی۔

آپ نے سفر کے دوران درس و تدریس فرمائی۔ اہل طریقت کو اسرار سمجھائے، عام لوگوں کو سیدھی راہ دکھائی اور چونتیس بزرگوں سے خرقہ و ارشاد اور اجازت نامہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ جس سے آپؒ بے مثال ولی اللہ اور طاقتور مرشد ثابت ہوئے۔ یہی طاقت ہی ہے کہ آپؒ اورادِ فتحیہ اور اوراد پنجگانہ کی عام اجازت دیکر قیامت تک لوگوں کا مرشد کامل بنے۔ آپؒ نے جہاد بالنفس کے ساتھ جہاد بالقلم بھی کیا۔ آپؒ تیز چلتے تھے اور تیز بولتے بھی تھے۔ آپؒ اس مقام پر فائز تھے کہ:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۝

ترجمہ: کہو میری نماز، میرے تمام مراسم عبودیت میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ رب العالمین کے لیے ہے۔ (الانعام:۱۶۲)

(جاری ہے۔۔۔۔)

❁ ☆ ✪ ☆ ❁

بقیہ رحمت و مغفرت کا موسم بہار

یہ تمام کام اور اس طرح کی برائی سے بچنا صبر کے مفہوم میں شامل ہوتا ہے۔ اور اس صبر کا بدلہ جنت ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کہ "اللہ نے اس مہینہ کا روزہ رکھنا فرض ٹھہرایا ہے۔ اور اس کی راتوں میں قیام کو نفل قرار دیا ہے"۔ قیام لیل تو ہر شب میں نفل ہے لیکن رمضان المبارک میں قیام لیل کی اہمیت و فضیلت بہت زیادہ ہے۔ جو کوئی بھی اس مہینے میں نیکی کا کام کرے گا تو اسے اتنا ثواب ملے گا جتنا دوسرے مہینوں میں فرض نماز کو ملتی ہے۔ یعنی مسنون و نفلی نیکی اس ماہ مبارک میں اجر و ثواب کے اعتبار سے عام دنوں کی فرض کی ادائیگی سے مساوی ہو جائے گی۔ اور جو کوئی اس مہینے میں فرض ادا کرتا ہے تو اس کو دوسرے

مہینے میں ستر فرض ادا کرنے کا ثواب ملے گا۔

لہٰذا اے مسلک حقہ کے مومن بہنو اور بھائیو ہمیں چاہیے کہ رمضان میں اللہ کی عبادات، ذکر و اذکار، اعتکاف نشینی و خلوت نشینی خوب اہتمام و تیاری کے ساتھ کریں۔

بقیہ: سید محمد نوربخش قہستانی

پس از مرگ شاہرخ بہ سال 851 شاہ سید بہ " ری " رفت و بہ ترویج طریقہ خود مشغول شد و ہم در آنجا بہ سال 869 در گذشت.

طریقہ نوربخشیہ با رحلت او پایان نیافت. مسند ارشاد بہ پسرش قاسم فیض بخش رسید، کہ درمیان ایران و عراق رفت و آمد می کرد شاہ سید نوربخش، علاوہ بر مقام علمی وی ازمتبحر بودنش در علم نجوم ، فراست و قیافہ شناسی تعریف نمودہ است.

شاہرخ کی موت کے بعد ۸۵۱ میں میر سید محمد نوربخش رے چلے گئے۔ وہاں اپنے سلسلے کی ترویج و اشاعت میں مصروف ہوئے اور وہیں سنہ ۸۶۹ ھ میں رحلت فرمایا۔

سلسلہ نوربخشیہ ان کی موت پر ختم نہ ہوا ان کے بیٹے سید قاسم فیض بخش مسند ارشاد پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے عراق و عجم میں آمد و رفت جاری رکھی۔ میر سید محمد نوربخش علم و عرفان میں عالم تبحر تھے۔ علوم نجوم و فراست، قیافہ شناسی وغیرہ کی بھی آپ نے خوب تعریف کی ہے۔

(......جاری ہے)

بقیہ: تعارف صوفیہ نوربخشیہ

کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ خود اس بندے کی ضروریات کو پورا فرماتا رہتا ہے یہ فرمان اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ حدیث میں آتا ہے: الخلق کلھم عیال اللہ واجھح الی اللہ انفعھم لعیالہ. تمام مخلوق عیال خداوندی ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزیز وہ آدمی ہے جو اس کے عیال کو زیادہ فائدہ پہنچائے۔ (رسالہ فتوت سید علی ہمدانی ص ۲۸)۔

(جاری ہے۔۔۔)

بقیہ: تعزیتی اجلاس

آل براہ سٹوڈینٹس آرگنائزیشن کا تعزیتی اجلاس

گزشتہ دنوں گلگت کے ناخوشگوار حالات کے دوران شہید ہونے والے پولیس سپاہی شاہد محمود شگری کی شہادت اور معمر صوفی بزرگ عبدالکریم براہ خانقاہ گرونگ کی وفات پر آل براہ سٹوڈینٹس آرگنائزیشن کے نوجوانوں نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ اور ان کے ایصال و ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی۔ نیز مرحومین کے لواحقین اور سوگواروں سے دلی تعزیت کا اظہار کیا۔

رپورٹر: نثار حسین کاشف، براہوی، کراچی

بقیہ: رسالہ تذکرۃ المشائخ

نسبت شیخ ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ:

9- شیخ ابراہیم ادھم صحبت (ذکر) میں حضرت شیخ فضیل بن عیاض اور حضرت شیخ سفیان ثوری سے نسبت رکھتے ہیں۔ لیکن خرقہ فقر حضرت شیخ ابوموسیٰ راعی کے ہاتھوں سے پایا ہے۔ انہوں نے حضرت شیخ اویس قرنی سے انہوں نے حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے انہوں نے سرور کائنات حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مطہر سے حاصل کیا۔

نسبت خرقہ تبرک شیخ رشید الدین رحمۃ اللہ علیہ:

10- لیکن میرے شیخ حضرت شیخ نورالدین عبدالرحمٰن قدس اللہ روحہ نے خرقہ تبرک حضرت شیخ رشید الدین ابوعبداللہ محمد بن ابوالقاسم

المغربی سے انہوں نے حضرت شیخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی سے انہوں نے اپنے چچا شیخ ابو النجیب سہروردی قدس اللہ اروا حہم سے پایا ہے۔

(جاری ہے۔۔۔)

بقیہ: بچوں کا نوائے صوفیہ

عظیم تحفہ

☆ ماں وہ ہستی ہے جس نے ہمیں پیدا کیا، پالا، پڑھایا، اچھے کام میں ہمارا حوصلہ بڑھایا اور جس نے ہماری اچھی تربیت کی۔

☆ ماں سے ہمدردی کی توقع رکھنے کی بجائے ماں کا ہمدرد بننا چاہیے۔

☆ ماں کا سایہ شہد کی فرحت اور تسکین فراہم کرتا ہے جیسے صحرا میں سر سبز و شاداب درخت۔

☆ ماں کا مقدس چہرہ اولاد کے لیے کل کائنات ہے۔

(اختر حسین خیالی، براہ پائین)

اقوال زریں

☆ علم مومن کی میراث ہے، یہ گم شدہ دولت جہاں سے بھی ملے لے لو۔ (حضرت محمدؐ)

☆ تعلیم کا مقصد مثالی انسان کی تکمیل ہے۔ (کنفیوشس)

☆ انسان کی بڑی خصلت علم ہے۔ (بوعلی سینا)

☆ علم ایسا خزانہ ہے جسے کوئی نہیں چرا سکتا۔ (دیو جانس کلبی)

(ذوالفقار علی بانپی، فائیو سٹار پبلک سکول خپلو)

چیف بیورو

نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

کراچی

غلام محمد صاحب، منظور کالونی کراچی۔

لاہور

جناب ثناء اللہ براہوی صاحب،
براہ بالا ہاؤس، مکان نمبر E-381، گلی نمبر 06،
حسنین آباد لاہور کینٹ۔
فون نمبر: 0323-8414428

گلگت

مولانا شکور علی انور صاحب، گلگت۔

سکردو

غلام مہدی صاحب،
حسنی چوک سکردو

خپلو بلتستان

شمیم رضا بگتی صاحب،
رضا جنرل اسٹور میں بازار خپلو۔

بقیہ صفحہ 40 سے

دہشت گردی کی شدید مذمت کی گئی۔ اس کے علاوہ کھانسر خپلو سے تعلق رکھنے والے نوجوان طالب علم مولانا محمد اسلم نورانی جو جامعہ نعیمیہ لاہور میں زیر تعلیم تھے کی اندوہناک موت پر گہرے غم اور دکھ کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں مرحومین کے لیے فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت اور ان کے لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعائیں مانگی گئیں۔ اور سوگواروں سے دلی ہمدردی و تعزیت کا اظہار کیا گیا۔

رپورٹر: شبیر حسین معروف پریس سیکرٹری

تعزیتی ریفرنس

NYF شگربلتستان کی جانب سے ایک تعزیتی ریفرنس مفتی علی محمد حادی شگری صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوا جس میں سابق صدر این وائی ایف شگر علی خان ظفر گلاب پوری کی والدہ صاحبہ کی انتقال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا گیا اس موقعہ پر شریک اہم شخصیات جن میں مفتی علی محمد ہادی، محمد اسلم نوری، حادی علی تمنا، مولانا مہدی زمان شگری، مولانا افضل معروفی، مولانا فدا علی مچو، ماسٹر عبدالرحمن اور این وائی ایف کے دیگر اراکین شامل ہیں انہوں نے علی خان ظفر، مولانا محمد اسماعیل، مولانا محمد تقی اور علی محمد صاحب سے ان کی والدہ صاحبہ کی وفات پر تعزیت کی اور فاتحہ خوانی کی اس موقع پر صدر این وائی ایف شگر اکبر جاوید ابدالی صاحب نے معروف مذہبی و سیاسی شخصیت غلام علی حیدری صاحب کی والدہ اور ذیلو میں ایکسن محمد موسیٰ صاحب کی والدہ اور جواں سال بیٹے کی وفات پر افسوس اور دکھ کا اظہار کیا گیا۔ ادارہ نوائے صوفیہ ان تمام لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائیں اور مرحومین کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرما آمین

(اکبر جاوید ابدالی نمائندہ شگر)

ضروری گذارش

اب تک نوائے صوفیہ کے جن نمائندوں اور خریداروں کے پاس واجب الادا رقم ہے وہ جلد از جلد رسالہ ہذا کو ارسال کریں۔ نوائے صوفیہ سخت مالی مشکلات کا شکار ہے۔ آپ کا تعاون رسالے کی ترسیل اور دین کی خدمت کے لئے مددگار ثابت ہوگا۔

(ادارہ)

ضروری اطلاع

برائے

نمائندگان و قارئین نوائے صوفیہ

☆☆☆

نوائے صوفیہ کا بینک اکاؤنٹ نمبر تبدیل ہو گیا ہے۔ نیا اکاؤنٹ نمبر یہ ہے

"نوائے صوفیہ اکاؤنٹ نمبر 8-1773-010

UBL سیکریٹریٹ برانچ، اسلام آباد

تمام نمائندہ حضرات اور قارئین سے گزارش ہے کہ رسالے کے فروخت سے حاصل شدہ آمدنی اور اپنے ذمے بقایا جات نئے اکاؤنٹ نمبر میں ارسال کریں۔

(ادارہ)

وصولیات

وصولیات نمائندوں اور قارئین سے شمارہ نمبر ۱۰۲

1	محمد حسین نائب صدر NYF خپلو	1050	نمائندہ
2	ماسٹر حسین بلغار وشوق	350	نمائندہ
3	مشتاق احمد بلغار	700	نمائندہ
4	ماسٹر غلام نبی بلغار	1000	نمائندہ
5	محمد یوسف بلغار، لاہور	700	نمائندہ
6	اسلام آباد مسجد سے	1600	نمائندہ
7	شبیر حسین ڈغونی	280	نمائندہ
8	م ش کوروی	1000	قاری
9	رحمان علی شاکر ٹیچر چھوربٹ	360	قاری
10	غلام مھدی تصوفی تھلوی	500	قاری
11	غلام نبی محلہ ستر وپی خپلو	300	قاری
12	غلام حسین ڈسکو لاہور	100	قاری
13	اشرف حسین بلتی لاہور	100	قاری
14	امتیاز علی لاہور	100	قاری
15	محمد ابراہیم بلتی لاہور	150	قاری
16	پرنسپل ماڈل سکول خپلو	300	قاری
17	محمد سلیم مدرس ماڈل سکول خپلو	300	قاری
18	خادم حسین مدرس ماڈل سکول خپلو	300	قاری
19	ماریہ صاحبہ لیڈی ٹیچر خپلو	300	قاری
20	خادم حسین نوری ماڈل سکول خپلو	300	قاری
21	حادیشو صاحبہ لیڈی ٹیچر خپلو	300	قاری
22	کنز زہرا صاحبہ لیڈی ٹیچر خپلو	300	قاری
23	زلیخا لیڈی ٹیچر خپلو	300	قاری
24	کاچو غلام مھدی خپلو	400	قاری
25	مولوی عبد السلام چھتن	300	قاری
26	غلام حسین ولد اخوند علی خپلو	300	قاری
27	بابو موسیٰ DHQ خپلو	300	قاری
28	ذاکر حسین غریس خپلو	300	قاری
29	ماسٹر محمد بشیر خپلو	500	قاری
30	غلام حسن بلغار	450	قاری
31	شکور علی انور گلگت	3000	نمائندہ
32	محمد انور ہائی سکول کورو	500	قاری
33	محمد اسحاق کندوس	250	قاری
34	محمد الیاس سرمیک	3000	نمائندہ
35	اشرف حسین منگلوپیر کراچی	1000	نمائندہ
36	فضل علی کریس	200	قاری
37	اکبر جاوید ابدالی شگری	900	نمائندہ
38	سپاہی شاہد علی دم کی اوکاڑہ	500	قاری

بذریعہ ماسٹر محمد علی صاحب نمائندہ تھلے -/1345

ماسٹر علی حسن صاحب مدرس حائی اسکول الچوڑی -/1000

بذریعہ شمیم رضا گلی صاحب نمائندہ خپلو -/3100

محمد صادق صدیقی صاحب سکردو نمائندہ -/1000

خطاب به سالک راه

حضرت شاہ ہمدانؒ
ترجمہ مرد کہستانی

چاہئے راحت تو اس کے درد کا ہمراز بن
چاہئے دولت تو اس کے عشق میں جانباز بن

ہے فقط سربازی و رسوائی زاد راہ عشق
عشق کے رستے میں ہو بدنام اور سرباز بن

جان و تن بے مایہ ہیں، ہاں اس ممولے کو ذرا
چھوڑ دے دانے کے ساتھ، اس در کا اب شہباز بن

مثل زن مت رہ اسیر رسم و راہ و رنگ و بو
کوچہ رنداں میں اہل دل کا اب دمساز بن

مثل کرگس اب نہ رہ مردار تن سے منسلک
سیر جاں کے شوق میں آمادہ پرواز بن

جان و تن زنجیر دونوں، کفر و دیں دونوں حجاب
عشق کا، آزاد ان سے ہو کے ہم آواز بن

شادمانی کا تجھے سامان ہے دام مراد
بام اوج کبریا کا تو بھی اب شہباز بن

تو ہمائے قاف قربت ہے تو کھول اب بال و پر
لامکاں میں قدسیوں کا جلد ہم پرواز بن

اے علائی اس در رحمت کی کنجی ہے نیاز
اختیار اب کر نیاز اور پھر سراپا ناز بن